وَاِذَا سَمِعُوْا مَآ اُنْزِلَ اِلَى الرَّسُوْلِ تَرٰٓى

اور تو دیکھتا ہے کہ جب یہ لوگ اس (قرآن) کو سنتے ہیں جو ہمارے رسول پر نازل کیا گیا ہے تو ان کی

اَعْيُنَهُمْ تَفِيْضُ مِنَ الدَّمْعِ مِمَّا عَرَفُوْا مِنَ الْحَقِّ ۚ

آنکھوں سے بیساختہ (چھلک کر) آنسو جاری ہو جاتا ہے کیونکہ انھوں نے (امر) حق کو پہچان لیا ہے

يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اٰمَنَّا فَاكْتُبْنَا مَعَ الشّٰهِدِيْنَ ﴿۸۴﴾ وَمَا

(اور) عرض کرتے ہیں کہ اے میرے پالنے والے ہم تو ایمان لا چکے تو (رسول کی) تصدیق کرنیوالوں کے ساتھ ہمیں بھی

لَنَا لَا نُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَمَا جَآءَنَا مِنَ الْحَقِّ ۙ وَنَطْمَعُ

لکھ رکھ اور ہمکو کیا ہو گیا ہے کہ ہم خدا اور جو حق بات ہمارے پاس آ چکی ہے اسپر تو ایمان نہ لائیں اور (پھر) خدا

اَنْ يُّدْخِلَنَا رَبُّنَا مَعَ الْقَوْمِ الصّٰلِحِيْنَ ﴿۸۴﴾ فَاَثَابَهُمُ

سے یہ امید رکھیں کہ وہ اپنے نیک بندوں کے ساتھ ہمیں (بہشت میں) پہنچا ہی دیگا تو خدا نے

اللّٰهُ بِمَا قَالُوْا جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ

انھیں انکے (صدق دل سے) عرض کرنے کے صلہ میں (ایسے) باغات عطا فرمائے جنکے (درختوں کے)

فِيْهَا ۭ وَذٰلِكَ جَزَاۗءُ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۸۵﴾ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَ

نیچے نہریں جاری ہیں (اور) وہ ہمیشہ رہینگے اور (صدق دل سے) نیکی کرنیوالوں کا یہی عوض ہے اور جن لوگوں نے کفر اختیار کیا

كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَآ اُولٰۗىِٕكَ اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ ﴿۸۶﴾ يٰٓاَيُّهَا

اور ہماری آیتوں کو جھٹلایا یہی لوگ جہنمی ہیں ۵ے اے ایماندارو جو پاک چیزیں خدا

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُحَرِّمُوْا طَيِّبٰتِ مَآ اَحَلَّ اللّٰهُ لَكُمْ وَ

نے تمہارے واسطے حلال کر دی ہیں ان کو اپنے اوپر حرام نہ کرو اور حد سے نہ بڑھو

لَا تَعْتَدُوْا ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ ﴿۸۷﴾ وَكُلُوْا مِمَّا

کیونکہ خدا حد سے بڑھ جانے والوں کو ہرگز دوست نہیں رکھتا اور جو حلال صاف ستھری

رَزَقَكُمُ اللّٰهُ حَلٰلًا طَيِّبًا ۠ وَّاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْٓ اَنْتُمْ

چیزیں خدا نے تمھیں دی ہیں اُن کو (شوق سے) کھاؤ اور جس خدا پر تم ایمان لائے ہو اس

الجزء ۷

۱۱ ع ۹

۵ے جناب رسالت مآب نے بالاعلان اسلام کی دعوت دینی شروع کی تو قبیلہ قریش کے لوگ سخت برہم ہوئے کیونکہ اسلام سے انکے آبائی دین میں خلل پڑتا تھا مگر حضرت رسول پر تو انکا دسترس نہ تھا کیونکہ آپکے حضرت ابو طالب کی حمایت میں تھے اور آپ چونکہ وہاں کے رئیس تھے اس بنا پر کسی کی مجال نہ تھی کہ حضرت کی طرف کوئی آنکھ اٹھا کر دیکھ سکے لیکن اور لوگ جو ایک ایک دو دو کر کے حضرت کے وعظ و پند سے مسلمان ہوتے جاتے تھے انکو کفار قریش طرح طرح کی ایذائیں دینے لگے جب اپنے سے نہ ہو سکا تو دوسرے قبیلوں کو بھڑکایا اور حضرت نے اس وقت ان تازہ مسلمانوں کی حفاظت کی قوت نہ تھی آخر آپ نے ان لوگوں کو حکم دیا کہ اپنے گھر بار چھوڑ کر حبشہ چلے جاؤ اور سب کا قافلہ سالار اپنے چچا زاد بھائی حضرت جعفر طیار رضؓ کو بنایا غرض حضرت جعفر رضؓ اسّی آدمیوں کے ساتھ جہاز پر سوار ہو کر حبشہ پہنچے جب کفار قریش نے یہ خبر سنی تو عمرو عاص اور عمارہ بن ولید کو کچھ تحفے دے کر نجاشی بادشاہ حبشہ کے پاس اس غرض سے روانہ کیا کہ ان لوگوں کو وہاں سے مکہ واپس کر دے۔ جب دونوں وہاں پہنچے اور تحفہ پیش کیا تو نجاشی نے قبول کیا تب عمرو عاص نے اپنا مطلب پیش کیا بادشاہ نے حضرت جعفر سے پوچھا کہ یہ لوگ کیا کہتے ہیں حضرت جعفر رضؓ نے کہا اے بادشاہ آپ انسے پوچھیں کہ کیا ہم انکے غلام ہیں؟ عمرو عاص نے کہا نہیں بلکہ آزاد و بزرگ ہیں تب جعفر نے پوچھا کہ کیا ہم انکے قرضدار ہیں جس کے یہ طالب ہیں انہوں نے کہا نہیں حضرت جعفر نے کہا کیا ہم کسی کو قتل کر کے آئے ہیں جس کے عوض کا دعویٰ رکھتے ہیں کہا نہیں تب حضرت جعفر نے کہا کہ تم کو آخر ہم سے اب کیا مطلب ہے تم لوگوں نے ہمیں اذیت پہنچائی ہم نے تمہارا شہر چھوڑ دیا عمرو عاص نے کہا اے بادشاہ ان لوگوں نے نیا دین ایجاد کیا ہے ہمارے معبودوں کو برا کہتے ہیں ہمارے جوانوں کو بگاڑ دیا اور ہماری جماعتوں کو متفرق کر دیا۔

(باقی صفحہ آیندہ)

بِهٖ مُؤْمِنُوْنَ ﴿۸۸﴾ لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللّٰهُ بِاللَّغْوِ فِيْٓ اَيْمَانِكُمْ

سے ڈرتے رہو خدا تمہارے بیکار سے (بیکار) قسموں (کے کھانے) پر تو (ہرگز) گرفت نہ کریگا

وَلٰكِنْ يُّؤَاخِذُكُمْ بِمَا عَقَّدْتُّمُ الْاَيْمَانَ ۚ فَكَفَّارَتُهٗٓ

مگر بالقصد پکی قسم کھانے (اور اُسکے خلاف کرنے) پر تو ضرور تمہاری لے دے کریگا (لو سنو) اس کا جرمانہ

اِطْعَامُ عَشَرَةِ مَسٰكِيْنَ مِنْ اَوْسَطِ مَا تُطْعِمُوْنَ

جیسا تم خود اپنے اہل و عیال کو کھلاتے ہو اُسی قسم کا اوسط درجہ کا دس محتاجوں کو

اَهْلِيْكُمْ اَوْ كِسْوَتُهُمْ اَوْ تَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ ۭ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ

کھانا کھلانا یا اُن کو کپڑے پہنانا یا ایک غلام آزاد کرنا ہے پھر جس سے یہ سب نہ ہو سکے

فَصِيَامُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ ۭ ذٰلِكَ كَفَّارَةُ اَيْمَانِكُمْ اِذَا حَلَفْتُمْ ۭ

تو تین دن کے روزے (رکھنا) یہ (تو) تمہاری قسموں کا جرمانہ ہے جب تم قسم کھاؤ (اور پوری

وَاحْفَظُوْٓا اَيْمَانَكُمْ ۭ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ

نہ کرو) اور اپنی قسموں (کے پورا کرنے) کا خیال رکھو خدا اپنے احکام کو تمہارے واسطے یوں صاف

تَشْكُرُوْنَ ﴿۸۹﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَ

صاف بیان کرتا ہے تاکہ تم شکر کرو اے ایماندارو شراب ۵۲ اور جُوا (اور بُت اور

الْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطٰنِ

پانسے تو بس ناپاک (بُرے) شیطانی کام ہیں تو تم لوگ اس سے

فَاجْتَنِبُوْهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿۹۰﴾ اِنَّمَا يُرِيْدُ الشَّيْطٰنُ اَنْ يُّوْقِعَ

بچے رہو تاکہ تم فلاح پاؤ شیطان کی تو بس یہی تمنا ہے کہ شراب

بَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاۗءَ فِي الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ وَيَصُدَّكُمْ

اور جوے کی بدولت تم میں باہم عداوت و دشمنی ڈلوا دے اور خدا کی یاد

عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَعَنِ الصَّلٰوةِ ۚ فَهَلْ اَنْتُمْ مُّنْتَهُوْنَ ﴿۹۱﴾

اور نماز سے باز رکھے تو کیا تم اس سے باز آنے والے ہو۔

(بقیہ صـ۱۹۳) اے بادشاہ تو انھیں ہمارے حوالہ کر کہ ہم آپس میں اتفاق کریں جعفر طیار نے کہا کہ ہم نے انکی اس لیئے مخالفت کی کہ خدا نے ہم میں رسول بھیجا جو شرک و ظلم خونریزی زنا کرنے سود خون اور سور کھانے کو منع کرتا ہے اور عدل احسان صلہ رحم نماز اور زکوٰۃ کا حکم دیتا ہے بادشاہ نے کہا یہی حکم حضرت عیسٰے کا ہے پھر بادشاہ نے پوچھا کہ اے جعفر تمھیں کچھ قرآن یاد بھی ہے آپنے فرمایا سورہ مریم کی تلاوت شروع کی جب اس آیت تک پہنچے وھزی الیک بجذع النخلۃ تساقط علیک رطبا جنیا تو نجاشی بہت رویا اور کہا قسم خدا کی یہی حق ہے عمرو عاص نے پھر کہا لے بادشاہ انھیں میرے حوالہ کر دے یہ سنتا تھا کہ بادشاہ نے عمرو عاص کو ایک طمانچہ مارا اور کہا اگر اب کوئی بات ان کے بارے میں تیری زبان سے نکلی تو مار ڈالونگا عمرو عاص وہاں سے اپنا منہ لیکر مکہ میں واپس آئے اور لوگوں سے بیان کیا کہ جعفر حبشہ میں بڑی عزت و احترام کے ساتھ ہیں اسی قصہ کی طرف اشارہ کر کے یہ آیتیں نازل ہوئیں

۵۲ ایک مرتبہ ابن مسعود مقداد ابوذر سلیمان۔ سالم۔ عثمان بن مظعون اور معقل بن مخزوم وغیرہ نے ابن مظعون کے گھر میں باہم یہ مشورہ کیا کہ باقی عمر اس طرح گذاریں کہ دن کو روزہ رکھیں رات کو عبادت کریں سونا گوشت چکنائی اور عورتوں کو ترک کریں اور کھال اور کھال کے کپڑے پہنیں جب یہ خبر حضرت رسول کو پہنچی تو آپنے منع کیا اور یہ آیت نازل ہوئی۔ ۱۲

(حاشیہ صفحہ ہذا) ۵۱ بیکار قسم کھانے سے یہ مراد ہے کہ آدمی ہر بات میں واللہ باللہ بیر قصد و ارادہ کے کہے یا زبان قسم کھانے پر سبقت کرے اور نہ مواخذہ کرنے کا مطلب ہے کہ نہ ایسی قسم کھانے پر عذاب ہوگا نہ کفارہ ۵۲ اس آیت میں خدا نے بُت پرستی شراب جوا پاسہ وغیرہ کو ایک لفظ رجس سے منع کیا ہے جس کے معنی نجس ناپاک اور بُرے کے ہیں جس سے معلوم ہوا کہ یہ سب چیزیں حرام ہیں شراب سے بھی یہاں کوئی خاص قسم مراد نہیں بلکہ مارفی سیندھی وغیرہ سب داخل ہیں۔ بھنگ گانجہ وغیرہ

(باقی آیندہ)

وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاحْذَرُوْا ۚ فَاِنْ

اور خدا کا حکم مانو اور رسولؐ کا حکم مانو اور (نافرمانی سے) بچے رہو اس پر بھی اگر

تَوَلَّيْتُمْ فَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَا عَلٰى رَسُوْلِنَا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ۝۹۲

تم نے (حکم خدا سے) منہ پھیرا تو سمجھ رکھو کہ ہمارے رسولؐ پر بس صاف صاف پیغام پہنچا دینا

لَيْسَ عَلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جُنَاحٌ

فرض ہے (پھر کرو چاہے نہ کرو تم مختار ہو) جن لوگوں نے ایمان قبول کیا اور اچھے اچھے کام کئے اُن پر جو کچھ

فِيْمَا طَعِمُوْٓا اِذَا مَا اتَّقَوْا وَّاٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ

کھا پی چکے اسمیں کچھ گناہ نہیں جب اُنھوں نے پرہیزگاری [1] کی اور ایمان لے آئے اور اچھے (اچھے)

ثُمَّ اتَّقَوْا وَّاٰمَنُوْا ثُمَّ اتَّقَوْا وَّاَحْسَنُوْا ۗ وَاللّٰهُ يُحِبُّ

کام کئے پھر پرہیزگاری کی اور ایمان لے آئے پھر پرہیزگاری کی اور نیکیاں کیں اور خدا نیکی کرنے

الْمُحْسِنِيْنَ ۝۹۳ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَيَبْلُوَنَّكُمُ اللّٰهُ

والوں کو دوست رکھتا ہے ایماندارو کچھ شکار سے جن تک تمہارے ہاتھ اور نیزے

بِشَيْءٍ مِّنَ الصَّيْدِ تَنَالُهٗٓ اَيْدِيْكُمْ وَرِمَاحُكُمْ لِيَعْلَمَ

پہنچ سکتے ہیں خدا تمہارا امتحان ضرور کرے گا تاکہ خدا دیکھ لے کہ اُس سے

اللّٰهُ مَنْ يَّخَافُهٗ بِالْغَيْبِ ۚ فَمَنِ اعْتَدٰى بَعْدَ ذٰلِكَ فَلَهٗ

بے دیکھے بھالے کون ڈرتا ہے پھر اسکے بعد بھی جو زیادتی کرے گا تو اس

عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝۹۴ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْتُلُوا الصَّيْدَ وَ

کیلئے دردناک عذاب ہے اے ایماندارو جب تم حالت احرام میں ہو تو شکار [2] نہ مارو اور

اَنْتُمْ حُرُمٌ ۭ وَمَنْ قَتَلَهٗ مِنْكُمْ مُّتَعَمِّدًا فَجَزَاۗءٌ مِّثْلُ مَا

تم میں سے جو کوئی جان بوجھ کر شکار مارے گا تو جس (جانور) کو مارا ہے جو پاؤں میں سے

قَتَلَ مِنَ النَّعَمِ يَحْكُمُ بِهٖ ذَوَا عَدْلٍ مِّنْكُمْ هَدْيًۢا بٰلِغَ

اس کا مثل تم میں سے جو دو منصف آدمی تجویز کر دیں اس کا بدلہ (دینا) ہوگا (اور) کعبہ تک پہنچا کر

(بقیہ صفحہ گذشتہ)
اگر یہ پیس نہیں مگر حرام یقیناً ہیں اسی وجہ سے ایک حدیث میں ہے کہ شراب خوار اگر بیمار ہو تو اس کی عیادت کو نہ جاؤ اگر مر جائے تو اس کی نماز نہ پڑھو اگر محتاج ہو تو زکوٰۃ مت دو اور جو شخص اپنی بیٹی اُسکے نکاح میں دے گا تو گویا اُسنے اپنی بیٹی کو دوزخ میں ڈالا اسی طرح جوئے کی تمام قسمیں شطرنج ہو یا چوسر تاش ہو یا گنجفہ سب حرام ہیں ۱۲

(حاشیہ صفحہ ھذا)
[1] ایک حدیث میں ہے کہ تقوے تین قسم کا ہے حرام کا ترک کرنا یہ عوام کا تقوے ہے حرام میں مبتلا ہونے کے خوف سے مشتبہ چیزوں کا ترک کرنا یہ تقویٰ خاص ہے شبہہ کے خوف سے حلال چیزوں کا ترک کرنا یہ تقویٰ خاص الخاص ہے اور یہی تقویٰ کا اعلیٰ درجہ ہے ۱۲
[2] جس سال صلح حدیبیہ ہوئی اس سال جنگل کے شکاری جانور حضرت کے پاس جمع ہو جاتے تھے اور اصحاب و انصار سے خیموں میں اس طرح آجاتے کہ اُن کے ہاتھ اور نیزے آسانی سے اُن تک پہونچ سکتے تھے آخر ابوالبشر بن عمرو سے نہ رہا گیا اور اسنے ایک جانور کا شکار کر ہی ڈالا جب اصحاب اُس کو ملامت کی تو وہ حضرت رسولؐ کی خدمت میں حاضر ہوا اور واقعہ بیان کیا اُس وقت یہ آیت نازل ہوئی ۱۲

الْكَعْبَةِ أَوْ كَفَّارَةٌ طَعَامُ مَسٰكِيْنَ أَوْ عَدْلُ ذٰلِكَ

قربانی کی جائے یا (اس کا) جرمانہ (اسکی قیمت سے) محتاجوں کو کھانا کھلانا یا اسکے برابر روزے

صِيَامًا لِّيَذُوْقَ وَبَالَ أَمْرِهٖ ؕ عَفَا اللّٰهُ عَمَّا سَلَفَ ؕ

رکھنا (یہ جرمانہ اس لئے ہے) تاکہ اپنے کیئے کی سزا کا مزا چکھے جو ہو چکا اسے تو خدا نے درگذر

وَمَنْ عَادَ فَيَنْتَقِمُ اللّٰهُ مِنْهُ ؕ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ ذُو انْتِقَامٍ ۝ ۹۵

کی اور جو پھر ایسی حرکت کریگا تو خدا اسکی سزا دے گا اور خدا زبردست بدلہ لینے والا ہے

أُحِلَّ لَكُمْ صَيْدُ الْبَحْرِ وَطَعَامُهٗ مَتَاعًا لَّكُمْ وَلِلسَّيَّارَةِ ۚ

تمہارے اور قافلہ کے فائدے کے واسطے دریائی شکار اور اس کا کھانا (تو ہر حالت میں) تمہارے واسطے

وَحُرِّمَ عَلَيْكُمْ صَيْدُ الْبَرِّ مَا دُمْتُمْ حُرُمًا ؕ وَاتَّقُوا اللّٰهَ

جائز کر دیا ہے مگر خشکی کا [1] شکار جب تک تم حالت احرام میں رہو تم پر حرام ہے اور اس خدا سے

الَّذِيْٓ إِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ۝ ۹۶ جَعَلَ اللّٰهُ الْكَعْبَةَ الْبَيْتَ

ڈرتے رہو جس کی طرف تم (مرنے کے بعد) اکٹھے جاؤ گے خدا نے کعبہ کو جو (اسکا) محترم گھر ہے اور حرمتدار

الْحَرَامَ قِيٰمًا لِّلنَّاسِ وَالشَّهْرَ الْحَرَامَ وَالْهَدْيَ وَالْقَلَآئِدَ ؕ

مہینوں کو اور قربانی کو اور اس جانور کو جسکے گلے میں (قربانی کے واسطے) پٹے ڈال دیئے گئے ہوں

ذٰلِكَ لِتَعْلَمُوْٓا أَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي

لوگوں کے امن قائم رکھنے کا سبب قرار دیا یہ اسلیئے کہ تم جان لو کہ خدا جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ

الْأَرْضِ وَأَنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۝ ۹۷ اِعْلَمُوْٓا أَنَّ اللّٰهَ

زمین میں ہے یقیناً (سب) جانتا ہے اور یہ بھی (سمجھ لو) کہ بیشک خدا ہر چیز سے واقف ہے جان لو کہ یقیناً خدا بڑا

شَدِيْدُ الْعِقَابِ وَأَنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ ۹۸ مَا عَلَى الرَّسُوْلِ

سخت عذاب والا ہے اور یہ (بھی) کہ خدا بڑا بخشنے والا مہربان ہے ہمارے رسول پر پیغام پہنچا

إِلَّا الْبَلٰغُ ؕ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تُبْدُوْنَ وَمَا تَكْتُمُوْنَ ۝

دینے کے سوا (اور) کچھ (فرض) نہیں اور جو کچھ تم ظاہر کرتے ہو اور جو کچھ تم چھپا کر کرتے ہو خدا سب جانتا ہے

۹۹

[1] احرام کی حالت میں تو خشکی کے جانوروں کا شکار حرام ہے لیکن جب احرام کھول دے تو جائز ہے مگر حرم کا شکار اس سے مستثنیٰ ہے کیونکہ اس کا شکار کسی کے واسطے بھی جائز نہیں ہے۔ ۱۲

حالت احرام میں شکار کا کفارہ

قُلْ لَّا يَسْتَوِي الْخَبِيْثُ وَالطَّيِّبُ وَلَوْ اَعْجَبَكَ

(اے رسول) کہدو کہ ناپاک (حرام) اور پاک (حلال) برابر نہیں ہو سکتا، اگرچہ ناپاک کی

كَثْرَةُ الْخَبِيْثِ ۚ فَاتَّقُوا اللّٰهَ يٰٓاُولِي الْاَلْبَابِ لَعَلَّكُمْ

کثرت تمھیں بھلی کیوں نہ معلوم ہو تو اے عقلمندو خدا سے ڈرتے رہو تاکہ تم کامیاب

تُفْلِحُوْنَ ﴿۱۰۰﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَسْـَٔلُوْا عَنْ اَشْيَآءَ

رہو اے ایمان والو ایسی چیزوں کے بارے میں (رسول سے) نہ پوچھا کرو کہ اگر تم کو

اِنْ تُبْدَ لَكُمْ تَسُؤْكُمْ ۚ وَاِنْ تَسْـَٔلُوْا عَنْهَا حِيْنَ يُنَزَّلُ

معلوم ہو جائیں تو تمھیں بُری معلوم ہوں اور اگر ان کے بارے میں قرآن نازل ہونے کے وقت پوچھ بیٹھو گے تو تم پر

الْقُرْاٰنُ تُبْدَ لَكُمْ ۭ عَفَا اللّٰهُ عَنْهَا ۭ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ حَلِيْمٌ ﴿۱۰۱﴾

ظاہر کر دیجائیگی (مگر تم کو بُرا لگے گا جو سوال تم کر چکے) خدا نے ان سے درگذر کی اور خدا بڑا بخشنے والا بردبار ہے

قَدْ سَاَلَهَا قَوْمٌ مِّنْ قَبْلِكُمْ ثُمَّ اَصْبَحُوْا بِهَا

تم سے پہلے بھی لوگوں نے اس قسم کی باتیں (ایسے وقت کے پیغمبروں سے) پوچھی تھیں پھر (جب

كٰفِرِيْنَ ﴿۱۰۲﴾ مَا جَعَلَ اللّٰهُ مِنْۢ بَحِيْرَةٍ وَّلَا سَآئِبَةٍ

تحمل نہ ہو سکا تو) اسکے منکر ہو گئے خدا نے نہ تو کوئی بحیرہ (کن پھٹی اونٹنی) مقرر کیا ہے نہ سائبہ

وَّلَا وَصِيْلَةٍ وَّلَا حَامٍ ۙ وَّلٰكِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا

(سانڈھ) نہ وصیلہ (جڑواں بچہ) نہ حام (بڈھا سانڈھ) مگر کفار خدا پر خواہ مخواہ جھوٹ

يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ ۭ وَاَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ ﴿۱۰۳﴾

(مونٹ) بہتان باندھتے ہیں اور ان میں کے اکثر نہیں سمجھتے اور جب

وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا اِلٰى مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ وَاِلَى الرَّسُوْلِ

اُن سے کہا جاتا ہے کہ جو (قرآن) خدا نے نازل فرمایا ہے اسکی طرف اور رسول کیطرف آؤ (اور جو کچھ کہیں سو مانو)

قَالُوْا حَسْبُنَا مَا وَجَدْنَا عَلَيْهِ اٰبَآءَنَا ۭ اَوَلَوْ كَانَ

تو کہتے ہیں کہ (ہم نے جس (رنگ) میں اپنے باپ دادا کو پایا وہی ہمارے لئے کافی ہے کیا یہ لوگ (کچھ) نہ

---

۱۲ عرب کے کندہ ناتراش جاہل حضرت ﷺ سے طرح طرح کے سوالات کیا کرتے کسی نے پوچھا حرام حلال کے بارے میں کچھ نہیں ہوتا اس وقت میری بی بی گھر میں کس طرح ہے۔ کسی نے کچھ کسی نے کچھ یہاں تک کہ کثرت سوال سے گھبرا کر آپ منبر پر تشریف لے گئے اور غصہ سے فرمایا جسے جو پوچھنا ہو پوچھے میں جواب دیتا ہوں اس پر بھی ان گنواروں کی سمجھ میں نہ آیا اور ایک بول اٹھا میرا باپ کون ہے فرمایا خراقہ بن قیس دوسرے نے پوچھا میرا باپ کہاں ہے؟ فرمایا دوزخ میں، اسکے بعد فرمایا خدائی قسم بہشت و دوزخ میرے سامنے ہے اور میں دیکھ رہا ہوں کہ کون بہشت میں ہے اور کون دوزخ میں ہے اور مجھے یہ بھی معلوم ہے کہ تم میں سے کون بہشتی ہوگا اور کون جہنمی اگر میں بیان کروں تو سوال کرنے سے پچھتاؤ گے اس وقت یہ آیت نازل ہوئی۔ ۱۲

اٰبَآؤُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ شَيْـًٔا وَّلَا يَهْتَدُوْنَ ۝۱۰۴ يٰٓاَيُّهَا

اگرچہ ان کے باپ دادا نہ کچھ جانتے ہی ہوں نہ ہدایت ہی پائی ہو۔ اے ایمان

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا عَلَيْكُمْ اَنْفُسَكُمْ ۚ لَا يَضُرُّكُمْ مَّنْ ضَلَّ

والو تم اپنی خبر لو جب تم راہ راست پر ہو تو کوئی گمراہ ہوا کرے تمہیں کچھ

اِذَا اهْتَدَيْتُمْ ۭ اِلَى اللّٰهِ مَرْجِعُكُمْ جَمِيْعًا فَيُنَبِّئُكُمْ

نقصان نہیں پہنچا سکتا تم سب کے سب خدا کی طرف لوٹ کے جانا ہے تب (اسوقت)

بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝۱۰۵ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا شَهَادَةُ

نیک و بد جو کچھ (دنیا میں) کرتے تھے تمہیں بتا دیگا اے ایمان والو جب تم میں سے کسی (کے سر)

بَيْنِكُمْ اِذَا حَضَرَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ حِيْنَ الْوَصِيَّةِ

پر موت [1] آ کھڑی ہو تو وصیت کیوقت تم (مومنوں) میں سے دو عادلوں کی گواہی

اثْنٰنِ ذَوَا عَدْلٍ مِّنْكُمْ اَوْ اٰخَرٰنِ مِنْ غَيْرِكُمْ اِنْ

ہونی ضرور ہے اور اگر تم اتفاقاً کہیں کا سفر کرو اور (سفر ہی میں) تم کو موت

اَنْتُمْ ضَرَبْتُمْ فِي الْاَرْضِ فَاَصَابَتْكُمْ مُّصِيْبَةُ

کی مصیبت کا سامنا ہو تو (بھی) دو گواہ غیر (مومن) ہی سہی (اور) اگر تمہیں

الْمَوْتِ ۭ تَحْبِسُوْنَهُمَا مِنْۢ بَعْدِ الصَّلٰوةِ فَيُقْسِمٰنِ

شک ہو تو ان دونوں کو نماز کے بعد روک لو پھر وہ دونوں خدا کی قسم کھائیں کہ ہم اس

بِاللّٰهِ اِنِ ارْتَبْتُمْ لَا نَشْتَرِيْ بِهٖ ثَمَنًا وَّلَوْ كَانَ ذَا

(گواہی) کے عوض کچھ دام نہیں لیں گے اگرچہ (ہم جس کی گواہی دیتے ہیں) ہمارا عزیز ہی (کیوں نہ) ہو

قُرْبٰى ۙ وَلَا نَكْتُمُ شَهَادَةَ اللّٰهِ اِنَّآ اِذًا لَّمِنَ الْاٰثِمِيْنَ ۝۱۰۶

اور ہم خدا لگتی گواہی نہ چھپائیں گے اگر ایسا کریں تو ہم بیشک گنہگار ہیں پھر

فَاِنْ عُثِرَ عَلٰٓى اَنَّهُمَا اسْتَحَقَّآ اِثْمًا فَاٰخَرٰنِ يَقُوْمٰنِ

اگر اس پر اطلاع ہو جائے کہ وہ دونوں (دروغ گو سے) گناہ کے مستحق ہو گئے تو دوسرے دو آدمی ان

[1] تمیم داری صحابی نے ابن بیدی اور ابی ماریہ نصرانی کے ساتھ بغرض تجارت سفر کیا اور اس کے پاس علاوہ اور اسباب کے سونے چاندی کے منقش ظروف اور ہار بھی تھے۔ اتفاقاً راہ میں بیمار ہوا اور مر گیا اور تمام مال و اسباب ان دونوں کے حوالہ کر گیا کہ میرے وارثوں کو دیدیجیو ان دونوں نے مدینہ آ کر سونے چاندی کے ظروف اور ہار نکال کر باقی اسباب اُن کے وارثوں کو دیدیا اور چونکہ ان وارثوں کو تمام اسباب کی فہرست معلوم تھی ان دونوں نصرانیوں سے یوں جرح شروع کی، کیا ہمارا مورث بہت دنوں تک بیمار رہا کہ اس کی بیماری میں بہت کچھ خرچ ہو گیا، وہ بولے نہیں تب پوچھا کیا اس کا اسباب چوری ہو گیا کہا نہیں تب پوچھا کیا تجارت کی تھی جس میں گھاٹا ہوا کہا نہیں پوچھا کہ پھر آخر قیمتی چیزیں سونے کے ظروف وغیرہ کیا ہوئے وہ بولے ہم نہیں جانتے جو ہمیں دیا تھا وہ ہم نے پہنچا دیا۔ آخر یہ مقدمہ رسولؐ کے اجلاس میں پیش ہوا اور چونکہ ان دعویداروں کا کوئی گواہ نہ تھا اس وجہ سے آپ نے نصرانیوں کو رہائی دیدی۔ ۱۲

مَقَامَهُمَا مِنَ الَّذِيْنَ اسْتَحَقَّ عَلَيْهِمُ الْاَوْلَيٰنِ

لوگوں میں سے جنکا حق دبایا گیا ہے (میت کے) زیادہ قرابتدار ہیں (انکی تردید میں) اُن کی جگہ کھڑے ہو جائیں پھر

فَيُقْسِمٰنِ بِاللّٰهِ لَشَهَادَتُنَآ اَحَقُّ مِنْ شَهَادَتِهِمَا

دونوں گواہ خدا کی قسم کھائیں کہ پہلے دو گواہوں کی نسبت ہماری گواہی زیادہ سچی ہے اور ہم نے

وَمَا اعْتَدَيْنَآ ۖ اِنَّآ اِذًا لَّمِنَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۰۷﴾ ذٰلِكَ اَدْنٰٓى

(حق سے یک سرمو) تجاوز نہیں کیا ایسا کیا ہو تو اس وقت بیشک ہم ظالموں میں یہ زیادہ تر قرین

اَنْ يَّاْتُوْا بِالشَّهَادَةِ عَلٰى وَجْهِهَآ اَوْ يَخَافُوْٓا اَنْ تُرَدَّ

قیاس ہے کہ اسطرح پر (آخرت کے) ڈر سے ٹھیک ٹھیک گواہی دیں یا (دُنیا کی رسوائی کا) اندیشہ ہو کہ کہیں

اَيْمَانٌۢ بَعْدَ اَيْمَانِهِمْ ۗ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاسْمَعُوْا ۗ وَاللّٰهُ

ہماری قسمیں دوسرے فریق کی قسموں کے بعد رد نہ کر دی جائیں مسلمانو! خدا سے ڈرو اور (جی لگا کے) سن لو اور خدا

لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ﴿۱۰۸﴾ يَوْمَ يَجْمَعُ اللّٰهُ

بدچلن لوگوں کو منزل مقصود تک نہیں پہنچاتا (اس وقت کو یاد کرو) جس دن خدا (اپنے) پیغمبروں کو

الرُّسُلَ فَيَقُوْلُ مَاذَآ اُجِبْتُمْ ۖ قَالُوْا لَا عِلْمَ لَنَا ۚ

جمع کر کے پوچھے گا کہ تمھیں (تمھاری اُمت کی طرف سے تبلیغ احکام کا) کیا جواب دیا گیا تو عرض کریں گے

اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ ﴿۱۰۹﴾ اِذْ قَالَ اللّٰهُ يٰعِيْسَى ابْنَ

کہ ہمتو (چند ظاہری باتوں کے سوا) کچھ نہیں جانتے تو تو خود بڑا غیب داں ہے (وہ وقت یاد کرو) جب خدا فرمائیگا

مَرْيَمَ اذْكُرْ نِعْمَتِىْ عَلَيْكَ وَعَلٰى وَالِدَتِكَ ۘ اِذْ اَيَّدْتُّكَ

کہ اے مریم کے بیٹے عیسےٰ ہم نے جو احسانات تم پر اور تمھاری ماں پر کئے اُنھیں یاد کرو جب ہم نے

بِرُوْحِ الْقُدُسِ ۭ تُكَلِّمُ النَّاسَ فِى الْمَهْدِ وَكَهْلًا ۚ وَاِذْ

روح القدس (جبریل) سے تمھاری تائید کی کہ تم جھولے میں (پڑے بڑے) اور ادھیڑ ہو کر (یکساں) باتیں

عَلَّمْتُكَ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَالتَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ ۚ

کرنے لگے اور جب ہم نے تمھیں لکھنا اور عقل و دانائی کی باتیں اور توریت و انجیل (یہ سب چیزیں) سکھائیں

لہ جس مقدمہ کا ذکر گذشتہ صفحہ میں ہو چکا ہے کہ حضرت نے گواہ نہ ہونے کی وجہ سے خارج کر دیا کچھ عرصہ کے بعد پھر وارثوں نے ایک کٹورا سنار کے پاس پایا دریافت سے معلوم ہوا کہ انہی دونوں نصرانیوں نے بیچا ہے تب اُن نصرانیوں نے کہا کہ یہ چیزیں ہم لوگوں نے اس کی زندگی میں خریدی تھیں مگر چونکہ گواہ نہ تھا اس وجہ سے ظاہر نہ کیا آخر وارثوں میں سے دو شخصوں نے جو میت کے زیادہ قریب تھے قسم کھائی کہ یہ لوگ جھوٹے ہیں اور ہم لوگوں کو بیچنا معلوم نہیں اور میت کے ہاتھ کی لکھی ہوئی فہرست بھی نکلی تب حضرت نے نصرانیوں سے کل مال واپس لے کر وارثوں کے حوالہ کیا اسی قصہ کا آیت ۱۰۵ سے آیت ۱۰۸ تک ذکر ہے اور گواہی کے قاعدے اور وصیت کا بیان بھی۔ ۱۲-۴

وَاِذْ تَخْلُقُ مِنَ الطِّيْنِ كَهَيْئَةِ الطَّيْرِ بِاِذْنِيْ فَتَنْفُخُ

اور جب تم میرے حکم سے مٹی سے چڑیا کی مورت بناتے پھر اس پر (کچھ) دم کر دیتے تو وہ

فِيْهَا فَتَكُوْنُ طَيْرًا بِاِذْنِيْ وَتُبْرِئُ الْاَكْمَهَ وَ

میرے حکم سے (سچ مچ) چڑیا بن جاتی تھی اور جب تم میرے حکم سے مادر زاد اندھے

الْاَبْرَصَ بِاِذْنِيْ وَاِذْ تُخْرِجُ الْمَوْتٰى بِاِذْنِيْ وَاِذْ

اور کوڑھی کو اچھا کر دیتے تھے اور جب تم میرے حکم سے مردوں کو (زندہ کر کے قبروں سے) نکال

كَفَفْتُ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ عَنْكَ اِذْ جِئْتَهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ

کھڑا کرتے تھے اور جب وقت تم بنی اسرائیل کے پاس معجزے لیکر آئے اور اس وقت میں نے

فَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْهُمْ اِنْ هٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿۱۱۰﴾

انکو تم (پر دست درازی کرنے) سے روکا تو ان میں سے بعض کفار کہنے لگے یہ تو بس کھلا ہوا جادو ہے

وَاِذْ اَوْحَيْتُ اِلَى الْحَوَارِيّٖنَ اَنْ اٰمِنُوْا بِيْ وَبِرَسُوْلِيْ

اور جب میں نے حواریوں کو الہام کہ مجھ پر اور میرے رسول پر ایمان لاؤ تو عرض کرنے لگے ہم ایمان

قَالُوْٓا اٰمَنَّا وَاشْهَدْ بِاَنَّنَا مُسْلِمُوْنَ ﴿۱۱۱﴾ اِذْ قَالَ الْحَوَارِيُّوْنَ

لائے اور تو گواہ رہنا کہ ہم تیرے فرمانبردار بندے ہیں (وہ وقت یاد کرو) جب حواریوں نے (عیسٰے سے)

يٰعِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ هَلْ يَسْتَطِيْعُ رَبُّكَ اَنْ يُّنَزِّلَ

عرض کی کہ اے مریم کے بیٹے عیسٰے کیا آپ کا خدا اس پر قادر ہے کہ ہم پر آسمان سے (نعمت کا)

عَلَيْنَا مَآئِدَةً مِّنَ السَّمَآءِ ۭ قَالَ اتَّقُوا اللّٰهَ اِنْ كُنْتُمْ

ایک خوان نازل فرمائے عیسٰے نے کہا اگر تم سچے ایماندار ہو تو خدا سے ڈرو (اور ایسی فرمائش جس میں

مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۱۱۲﴾ قَالُوْا نُرِيْدُ اَنْ نَّاْكُلَ مِنْهَا وَتَطْمَىِٕنَّ قُلُوْبُنَا

امتحان معلوم ہو نہ کرو) وہ عرض کرنے لگے ہمتو (فقط) یہ چاہتے ہیں کہ اس میں سے (تبرکاً) کچھ کھائیں اور ہمارے

وَنَعْلَمَ اَنْ قَدْ صَدَقْتَنَا وَنَكُوْنَ عَلَيْهَا مِنَ الشّٰهِدِيْنَ ﴿۱۱۳﴾

دلکو (آپکی رسالت کا) پورا پورا اطمینان ہو جائے اور یقین کر لیں کہ آپنے ہمسے (جو کچھ کہا تھا) سچ فرمایا تھا اور ہم لوگ اس پر گواہ بن

حضرت عیسٰی علیہ السلام کے احسانات

۱۱۰ حضرت عیسٰی علیہ السلام جو چڑیا بنا کر ہاتھ سے اڑا دیتے تھے وہ حقیقی چڑیا ہوتی تھی یا صرف دیکھنے والوں کی نظر بندی ہوتی تھی۔ اس کا جواب یہ ہے کہ وہ حقیقی چڑیا ہوتی تھی۔ اس کا ثبوت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو اذنی سے تعبیر فرمایا ہے۔ اذنی کے معنی ہیں میرے حکم سے۔ اور حکم سے وہی چیز ہوتی ہے جو حقیقی ہو۔ نظر بندی کو حکم سے کیا تعلق۔ ۱۱۱ حضرت عیسٰی علیہ السلام کے حواری کامل الایمان تھے۔ ۱۱۲ حضرت عیسٰی علیہ السلام کے حواری جو چڑیا بنا کر ہاتھ سے اڑا دیتے تھے وہ حقیقی چڑیا ہوتی تھی یا صرف دیکھنے والوں کی نظر بندی ہوتی تھی۔ اس کا جواب یہ ہے کہ وہ حقیقی چڑیا ہوتی تھی۔ اس کا ثبوت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو اذنی سے تعبیر فرمایا ہے۔ اذنی کے معنی ہیں میرے حکم سے۔ اور حکم سے وہی چیز ہوتی ہے جو حقیقی ہو۔ نظر بندی کو حکم سے کیا تعلق۔ ۱۱۳ حضرت عیسٰی علیہ السلام کے حواری جو چڑیا بنا کر ہاتھ سے اڑا دیتے تھے وہ حقیقی چڑیا ہوتی تھی یا صرف دیکھنے والوں کی نظر بندی ہوتی تھی۔ اس کا جواب یہ ہے کہ وہ حقیقی چڑیا ہوتی تھی۔ اس کا ثبوت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو اذنی سے تعبیر فرمایا ہے۔ اذنی کے معنی ہیں میرے حکم سے۔ اور حکم سے وہی چیز ہوتی ہے جو حقیقی ہو۔ نظر بندی کو حکم سے کیا تعلق۔

قَالَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَآ اَنْزِلْ عَلَيْنَا مَآئِدَةً

(تب) مریم کے بیٹے عیسٰی نے (بارگاہِ خدا میں) عرض کی خداوندا اے ہمارے پالنے والے ہم پر آسمان سے ایک

مِّنَ السَّمَآءِ تَكُوْنُ لَنَا عِيْدًا لِّاَوَّلِنَا وَاٰخِرِنَا وَاٰيَةً

خوان (نعمت) نازل فرما وہ دن ہم لوگوں کیلئے ہمارے اگلوں کیلئے اور ہمارے پچھلوں کے لئے عید کا قرار پائے اور ہمارے حق

مِّنْكَ ۚ وَارْزُقْنَا وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ﴿۱۱۴﴾ قَالَ اللّٰهُ

میں (تیری طرف سے) ایک بڑی نشانی ہو اور تو ہمیں روزی دے اور تو سب روزی دینے والوں سے بہتر ہے خدا نے فرمایا

اِنِّيْ مُنَزِّلُهَا عَلَيْكُمْ ۚ فَمَنْ يَّكْفُرْ بَعْدُ مِنْكُمْ فَاِنِّيْٓ اُعَذِّبُهٗ

میں خوان تو تم پر ضرور نازل کروں گا (مگر یاد رہے کہ) پھر تم میں سے جو شخص اسکے بعد کافر ہوا تو میں اسکو یقیناً ایسے

عَذَابًا لَّآ اُعَذِّبُهٗٓ اَحَدًا مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۱۵﴾ وَاِذْ

سخت عذاب کی سزا دوں گا کہ ساری خدائی میں کسی ایک کو بھی ویسا (سخت) عذاب نہ کرونگا اور وہ

قَالَ اللّٰهُ يٰعِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ ءَاَنْتَ قُلْتَ لِلنَّاسِ

(وقت بھی یاد کرو) جب (قیامت میں) عیسٰی سے خدا فرمائیگا کہ (کیوں) اے مریم کے بیٹے عیسٰی کیا تم نے

اتَّخِذُوْنِيْ وَاُمِّيَ اِلٰهَيْنِ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۭ قَالَ

لوگوں سے یہ کہدیا تھا کہ خدا کو چھوڑ کر مجھ اور میری ماں کو خدا بنالو عیسٰی عرض کرینگے سبحان اللہ

سُبْحٰنَكَ مَا يَكُوْنُ لِيْٓ اَنْ اَقُوْلَ مَا لَيْسَ لِيْ ۤ بِحَقٍّ ۭ

میری تو یہ مجال نہ تھی کہ میں ایسی بات منہ سے نکالوں جس کا مجھے کوئی حق نہ ہو (اچھا) اگر

اِنْ كُنْتُ قُلْتُهٗ فَقَدْ عَلِمْتَهٗ ۭ تَعْلَمُ مَا فِيْ نَفْسِيْ وَلَآ

میں نے کہا ہوگا تو تجھ کو تو ضرور معلوم ہی ہوگا کیونکہ تو میرے دل کی (سب بات) جانتا

اَعْلَمُ مَا فِيْ نَفْسِكَ ۭ اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ ﴿۱۱۶﴾

ہے ہاں البتہ میں تیرے جی کی بات نہیں جانتا۔ کیونکہ (اسمیں تو شک ہی نہیں کہ تو ہی غیب کی

مَا قُلْتُ لَهُمْ اِلَّا مَآ اَمَرْتَنِيْ بِهٖٓ اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ

باتیں خوب جانتا ہے تو نے مجھے جو کچھ حکم دیا اسکے سوا تو میں نے انسے کچھ بھی نہیں کہا یہی کہ خدا ہی کی عبادت کرو

۱۵ ع ۷

۱۱۲ جب حضرت عیسٰی نے حواریوں کی فرمائش سے خوان کے نازل ہونے کی دعا کی تو خدا نے ایک سفید ابر کے ٹکڑے میں ایک سرپوش خوان بند کر زمین کی طرف اتارا اور لوگوں کے دیکھتے ہی دیکھتے حواریوں کے پاس آپہنچا حضرت عیسٰی نے دیکھ کر رونے لگے اور عرض کی خداوندا اس کو سبب رحمت قرار دینا نہ سبب عذاب اسکے بعد وضو کر کے نماز پڑھی رکعت پھر بسم اللہ خیر الرازقین کہہ کر خوان پوش کو ہٹایا تو دیکھا کہ ایک تلی ہوئی مچھلی تھی جس پر روغن ٹپک رہا تھا اور اسکے سر کے پاس نمک اور دم کے پاس سرکہ تھا اور گرد و طرح طرح کی ترکاریاں اور گندنے کے سوا انواع اقسام کے سالگ تھے اور پانچ روٹیاں تھیں ان میں سے ایک پر زیتون دوسری پر شہد تیسری پر گھی اور چوتھی پر پنیر اور پانچویں پر خشک گوشت تھا حضرت شمعون نے پوچھا یا روح اللہ یہ کھانا دنیا کا ہے یا آخرت کا، آپ نے فرمایا دنیا کا ہے مگر خدا نے خاص اپنی قدرت کاملہ سے پیدا کیا ہے حواریوں نے کہا یا حضرت ہمیں کوئی اور معجزہ دکھائیے آپ نے فرمایا اے مچھلی بحکم خدا زندہ ہو جا وہ فوراً تڑپ کر زندہ ہو گئی اور کانٹے اور چھلکے بھی موجود ہو گئے، پھر آپ نے فرمایا پھر ویسی ہی ہو جا وہ پھر ویسی ہی ہو گئی حواریوں نے کہا یا حضرت پہلے آپ نوش کریں تب ہم لوگ کھائیں گے، حضرت عیسٰی نے فرمایا معاذ اللہ میں اس میں سے نہ کھاؤں گا بلکہ جس نے مانگا ہے وہ کھائے اور وہ لوگ اسکے کھانے سے ڈرتے تھے تب آپ نے زمین گیر اور مبتلا بہ بلا اور بیماروں کو طلب کر کے کھلایا یہاں تک کہ تیرہ سو آدمیوں نے کھایا اور کھاتا جوں کا توں رہا اور جن بیماروں نے کھایا تھا چنگے ہو گئے اور محتاج تونگر ہو گئے

(باقی حاشیہ ص ۲۰۲ پر)

رَبِّیْ وَرَبُّکُمْ ۚ وَکُنْتُ عَلَیْهِمْ شَهِیْدًا مَّا دُمْتُ

جو میرا اور تمہارا سب کا پالنے والا ہے اور جب تک میں ان میں رہا ان کی دیکھ بھال کرتا رہا پھر

فِیْهِمْ ۚ فَلَمَّا تَوَفَّیْتَنِیْ کُنْتَ اَنْتَ الرَّقِیْبَ عَلَیْهِمْ ۗ

جب تو نے مجھے (دُنیا سے) اٹھا لیا تو تو ہی ان کا نگہبان تھا اور تو تو خود

وَاَنْتَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ شَهِیْدٌ ﴿۱۱۷﴾ اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ

ہر چیز کا گواہ (موجود) ہے تو اگر ان پر عذاب کرے گا تو (تو مالک ہے) یہ تیرے

عِبَادُکَ ۚ وَاِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَاِنَّکَ اَنْتَ الْعَزِیْزُ

بندے ہیں اور اگر تو انھیں بخش دیگا (تو کوئی تیرا ہاتھ نہیں پکڑ سکتا کیونکہ) بیشک تو زبردست حکمت

الْحَکِیْمُ ﴿۱۱۸﴾ قَالَ اللّٰهُ هٰذَا یَوْمُ یَنْفَعُ الصّٰدِقِیْنَ

والا ہے خدا فرمائے گا کہ یہ وہ دن ہے کہ سچے بندوں کو انکی سچائی (آج) کام آئیگی انکے لیے (ہمیشہ

صِدْقُهُمْ ۚ لَهُمْ جَنّٰتٌ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ

کیلئے) بہشت ہے وہ باغات ہیں جنکے (درختوں کے) نیچے نہریں جاری ہیں (اور) وہ ہمیں ابدالآباد تک رہیں

فِیْهَآ اَبَدًا ۚ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ ۚ ذٰلِکَ

گے خدا ان سے راضی اور وہ خدا سے خوش یہی تو بہت بڑی

الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ ﴿۱۱۹﴾ لِلّٰهِ مُلْکُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ

کامیابی ہے سارے آسمان اور زمین اور جو کچھ ان میں ہے سب خدا ہی کی سلطنت

وَمَا فِیْهِنَّ ۚ وَهُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ﴿۱۲۰﴾ ع

ہے۔ اور وہ ہر چیز پر قادر (و توانا) ہے۔

اٰیاتُها ۱۶۵ سُوْرَةُ الْاَنْعَامِ مَکِّیَّةٌ (۵۵) (۶) رکوعاتُها ۲۰

سورہ انعام لہ مکہ میں نازل ہوا اور اس کی ایک سو پینسٹھ آیتیں اور بیس رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

(بقیہ گذشتہ) کہ پھر کبھی محتاج نہ ہوئے اور جن لوگوں نے نہ کھایا وہ بہت پچھتائے غرض وہ خوان پھر بلند ہوا اور نظروں سے غائب ہو گیا اور پھر ایک دن ناغہ کر کے چالیس روز تک آتا رہا اور جس وقت نازل ہوتا ایک بھیڑ اس کے گرد جمع ہو جاتی آخر حضرت عیسےٰ نے لوگوں کی باری مقرر کر دی وہ کچھ دن چڑھے آتا اور دوپہر ڈھلے غائب ہو جاتا اس کے بعد حضرت عیسےٰ نے امیروں کو کبر و نخوت کی وجہ سے کھانے سے منع کر دیا تب ان لوگوں کو یہ شرارت سوجھی کہ لوگوں کو بہکانا شروع کیا کہ یہ جادو ہے، آخر اس کی سزا میں خدا نے تین سو تینتیس آدمیوں کو سؤر بنا دیا کہ وہ صبح کو اٹھ کر مزبلوں پر گوہ کھاتے پھرتے تھے اور تین روز تک زندہ رہ کر مر گئے اور یہ خوان چونکہ یکشنبہ کو نازل ہوا تھا اس وجہ سے نصرانیوں میں یہ عید کا دن قرار پایا۔ ۱۲ (حاشیہ صفحہ ھذا)

لہ اس سورہ میں خدا نے بہت سے امور کی تعلیم فرمائی ہے بعض یہ ہیں خدا ہی کا خالق کل اشیاء ہونا، لوگوں کے عبرت آمیز قصے یہودیوں کے بیہودہ اعتراض کا جواب حضرت رسول کو صبر کی فہمائش رسول کی کفار کے ایمان کی تمنا، کفار کو نعمت دے کر ڈھیل دی جاتی ہے خدا کے احکام کے تغیر کا نبی کو بھی حق نہیں ہے خدا کا عالم الغیب ہونا دینی امور میں امیر غریب کا برابر ہونا قیامت میں کفار کی حسرت ملک الموت کے قبض روح کی کیفیت بیہودہ بحث سے کنارہ کشی، کفار کی آسیب زدہ سے تشبیہ حضرت ابراہیمؑ کا طریقہ استدلال خدا کو کوئی دیکھ نہیں سکتا مشرکین کے معبودوں کو گالیاں دینے کی ممانعت جس ذبیحہ پر خدا کا نام نہ لیا گیا ہو مت کھاؤ فضول خرچی نہ کرو۔ ناحق قتل کی ممانعت یتیم کی عزت وغیرہ۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَجَعَلَ

سب تعریف خدا ہی کو (سزاوار) ہے جسنے بہتیرے آسمان اور زمین کو پیدا کیا اور اسمیں مختلف قسموں کی

الظُّلُمٰتِ وَالنُّوْرَ ؕ ثُمَّ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ یَعْدِلُوْنَ ۝

تاریکی اور روشنی بنائی پھر (باوجود اس کے) کفار (اوروں کو) اپنے پروردگار کے برابر کرتے ہیں[1]

هُوَ الَّذِیْ خَلَقَكُمْ مِّنْ طِیْنٍ ثُمَّ قَضٰۤى اَجَلًا ؕ وَاَجَلٌ

وہ تو وہی خدا ہے جسنے تم کو مٹی سے پیدا کیا پھر (تمہارے مرنے کا) ایک وقت مقرر

مُّسَمًّى عِنْدَهٗ ثُمَّ اَنْتُمْ تَمْتَرُوْنَ ۝ وَهُوَ اللّٰهُ فِی

کر دیا اور (اگرچہ تم کو معلوم نہیں مگر) اسکے نزدیک (قیامت کا) ایک وقت مقرر ہے، پھر (بھی) تم شک

السَّمٰوٰتِ وَفِی الْاَرْضِ ؕ یَعْلَمُ سِرَّكُمْ وَجَهْرَكُمْ وَیَعْلَمُ

کرتے ہو اور وہی تو آسمانوں میں (بھی) اور زمین میں (بھی) خدا ہے وہی تمہارے ظاہر و باطن سے (بھی) خبردار ہے

مَا تَكْسِبُوْنَ ۝ وَمَا تَاْتِیْهِمْ مِّنْ اٰیَةٍ مِّنْ اٰیٰتِ رَبِّهِمْ اِلَّا

اور وہی جو کچھ بھی تم کرتے ہو جانتا ہے اور (ان لوگوں کا عجب حال ہے کہ) انکے پاس خدا کی آیات میں سے

كَانُوْا عَنْهَا مُعْرِضِیْنَ ۝ فَقَدْ كَذَّبُوْا بِالْحَقِّ لَمَّا جَآءَهُمْ ؕ

جب کوئی آیت آئی تو بس یہ لوگ ضرور اسسے منہ پھیر لیتے تھے چنانچہ جب انکے پاس (قرآن برحق آیا تو اسکو

فَسَوْفَ یَاْتِیْهِمْ اَنْۢبٰٓؤُا مَا كَانُوْا بِهٖ یَسْتَهْزِءُوْنَ ۝ اَلَمْ یَرَوْا

بھی جھٹلایا تو یہ لوگ جسکے ساتھ مسخراپن کر رہے ہیں اسکی حقیقت انھیں عنقریب ہی معلوم ہو جائیگی کیا

كَمْ اَهْلَكْنَا مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنْ قَرْنٍ مَّكَّنّٰهُمْ فِی الْاَرْضِ مَا

انھیں سوجھتا نہیں کہ ہمنے انسے پہلے کتنے گروہ (کے گروہ) ہلاک کر ڈالے جنکو ہمنے روئے زمین

لَمْ نُمَكِّنْ لَّكُمْ وَاَرْسَلْنَا السَّمَآءَ عَلَیْهِمْ مِّدْرَارًا ۪ وَّجَعَلْنَا

میں وہ قوت و قدرت عطا کی تھی جو ابھی تک تمکو نہیں دی اور ہمنے آسمان کو تو انپر موسلا دھار پانی برستا چھوڑ دیا تھا اور انکے (مکانات

الْاَنْهٰرَ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهِمْ فَاَهْلَكْنٰهُمْ بِذُنُوْبِهِمْ

کے نیچے بہتی ہوئی نہریں بنا دی تھیں (مگر) پھر بھی ان کے گناہوں کی وجہ سے انکو مار ڈالا اور ان

[1] اس آیت سے کفار کے تین گروہوں کی رد ہو گئی ایک تو دہریوں کی جو اس کے قائل ہیں کہ تمام اشیا کا کوئی خالق نہیں بلکہ یہ چیزیں خود بخود ہو گئیں دوسرے ان لوگوں کی جو اس کے قائل ہیں کہ ظلمت و نور تمام چیزوں کے خالق ہیں تیسرے مشرکین کی جو بتوں کو خدا کہتے ہیں ۱۲

وَاَنْشَاْنَا مِنْۢ بَعْدِهِمْ قَرْنًا اٰخَرِيْنَ ۝ وَلَوْ نَزَّلْنَا عَلَيْكَ

کے بعد ایک دوسرے گروہ کو پیدا کر دیا اور (اے رسولؐ) اگر ہم کاغذ پر (لکھی

كِتٰبًا فِيْ قِرْطَاسٍ فَلَمَسُوْهُ بِاَيْدِيْهِمْ لَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا

لکھائی) کتاب (بھی) تم پر نازل کرتے اور یہ لوگ اسے اپنے ہاتھوں سے چھو بھی لیتے پھر

اِنْ هٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ۝ وَقَالُوْا لَوْلَآ اُنْزِلَ عَلَيْهِ مَلَكٌ ۭ

بھی کفار (نہ مانتے اور) کہتے کہ یہ تو بس کھلا ہوا جادو ہے اور (یہ بھی) کہتے کہ اس (نبی) پر کوئی فرشتہ

وَلَوْ اَنْزَلْنَا مَلَكًا لَّقُضِيَ الْاَمْرُ ثُمَّ لَا يُنْظَرُوْنَ ۝ وَلَوْ

کیوں نہیں نازل کیا گیا (جو ساتھ ساتھ رہتا) حالانکہ اگر ہم فرشتہ بھیجدیتے تو (انکا) کام ہی تمام ہو جاتا اور پھر انہیں

جَعَلْنٰهُ مَلَكًا لَّجَعَلْنٰهُ رَجُلًا وَّلَلَبَسْنَا عَلَيْهِمْ مَّا يَلْبِسُوْنَ ۝

مہلت بھی نہ دیجاتی اور اگر ہم فرشتہ کو نبی بناتے تو (آخر) اسکو بھی مرد صورت بناتے اور جو شبہے (آج) لوگ کر رہے ہیں وہی شبہے

وَلَقَدِ اسْتُهْزِئَ بِرُسُلٍ مِّنْ قَبْلِكَ فَحَاقَ

(گویا) ہم خود انپر اسوقت بھی اوڑھا دیتے (اے رسولؐ تم دل تنگ نہ ہو) تم سے پہلے بھی پیغمبروں کے ساتھ مسخراپن کیا

بِالَّذِيْنَ سَخِرُوْا مِنْهُمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ۝ ع

گیا ہے پس جو لوگ مسخراپن کرتے تھے انکو اس عذاب نے جسکی یہ لوگ ہنسی اڑاتے تھے گھیر لیا (اے رسول اُن سے)

قُلْ سِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ ثُمَّ انْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ

کہو کہ ذرا روئے زمین پر چل پھر کر دیکھو تو کہ (انبیا کے) جھٹلانے والوں کا کیا (بُرا) انجام

الْمُكَذِّبِيْنَ ۝ قُلْ لِّمَنْ مَّا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ قُلْ

ہوا (اے رسولؐ ان سے) پوچھو تو کہ (بھلا) جو کچھ آسمان اور زمین میں ہے کس کا ہے (وہ

لِّلّٰهِ ۭ كَتَبَ عَلٰي نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ ۭ لَيَجْمَعَنَّكُمْ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ لَا

کیا جواب دینگے) تم خود کہدو کہ خاص خدا کا ہے اُسنے اپنی ذات پر مہربانی لازم کر لی ہے وہ تم سب کو بیشک قیامت کے

رَيْبَ فِيْهِ ۭ اَلَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ فَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۝

دن جسکے آنے میں کچھ شک نہیں ضرور جمع کریگا (مگر) جن لوگوں نے آپ اپنا نقصان کیا وہ تو (قیامت پر) ایمان نہ

لہ نضر بن حارث وغیرہ حضرت رسولؐ کی خدمت میں حاضر ہوتے اور گستاخانہ کہنے لگے کہ جب تک چار فرشتے نازل ہو کر یہ گواہی نہ دیں کہ یہ کتاب ہم آپکے پاس لائے ہیں اور ایک نوشتہ اُنکے پاس ہو جس میں یہ لکھا ہو کہ تم ہمارے پیغمبر ہو تب ہم آپ کی نبوت کے قائل ہوں اس وقت یہ آیت خدا نے نازل کی ۱۲

یہودیوں کے پیہودہ اعتراض کا جواب

لہ ایک روز حضرت رسولؐ کعبہ کے قریب بیٹھے ہوئے تھے کہ عبداللہ بن ابی امیہ کہنے لگا کہ اے محمدؐ تم نے بہت بڑا دعوے کیا ہے کہ اپنے کو خدا کا رسول کہتے ہو حالانکہ اگر خدا کو پیغمبر بھیجنا منظور ہوتا تو کسی فرشتہ کو بھیجتا ہم لوگوں کے سے آدمی کو کیوں بھیجتا آپنے اس کا تو کچھ جواب نہ دیا مگر بارگاہِ ایزدی میں عرض کی خداوندا تو ان لوگوں کو دیکھتا اور ہر آواز کو سُنتا جانتا ہے اس کے جواب میں یہ آیت نازل ہوئی ۔ ۱۲

وَلَهٗ مَا سَكَنَ فِي الَّيْلِ وَالنَّهَارِ ۭ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۱۳

لائینگے حالانکہ (یہ نہیں سمجھتے کہ) جو کچھ رات کو اور دن کو (روئے زمین پر) ارتہا رہتا ہے سب خاص اسی کا ہے اور وہی

قُلْ اَغَيْرَ اللّٰهِ اَتَّخِذُ وَلِيًّا فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَ

(سبکی) سنتا اور سب کچھ جانتا ہے اے رسول تم کہدو کہ کیا خدا کو جو سارے آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنیوالا ہے چھوڑ کر دوسرے کو

هُوَ يُطْعِمُ وَلَا يُطْعَمُ ۭ قُلْ اِنِّىْٓ اُمِرْتُ اَنْ اَكُوْنَ اَوَّلَ

اپنا سرپرست بناؤں اور وہی سبکو روزی دیتا ہے اور اسکو کوئی روزی نہیں دیتا (اے رسول) تم کہدو کہ مجھے حکم دیا گیا ہے

مَنْ اَسْلَمَ وَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۱۴ قُلْ اِنِّىْٓ

کہ سب سے پہلے اسلام لانے والا میں ہوں اور (یہ بھی کہ خبردار) مشرکین سے نہ ہونا (اے رسول) تم

اَخَافُ اِنْ عَصَيْتُ رَبِّيْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ۱۵ مَنْ

کہو کہ اگر میں نافرمانی کروں تو بیشک ایک بڑے (سخت) دن کے عذاب سے ڈرتا

يُّصْرَفْ عَنْهُ يَوْمَىِٕذٍ فَقَدْ رَحِمَهٗ ۭ وَذٰلِكَ الْفَوْزُ

ہوں اس دن جس (کے سر سے) عذاب ٹل گیا تو سمجھو کہ (خدا نے) اس پر (بڑا) رحم کیا اور یہی تو صریحی

الْمُبِيْنُ ۱۶ وَاِنْ يَّمْسَسْكَ اللّٰهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهٗٓ

کامیابی ہے اور اگر خدا تم کو کسی قسم کی تکلیف پہنچائے تو اسکے سوا کوئی اس کا

اِلَّا هُوَ ۭ وَاِنْ يَّمْسَسْكَ بِخَيْرٍ فَهُوَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۱۷

دفع کرنے والا نہیں ہے اور اگر تمھیں کچھ فائدہ پہنچائے تو بھی (کوئی روک نہیں سکتا کیونکہ) وہ

وَهُوَ الْقَاهِرُ فَوْقَ عِبَادِهٖ ۭ وَهُوَ الْحَكِيْمُ الْخَبِيْرُ ۱۸

ہر چیز پر قادر ہے وہی اپنے تمام بندوں پر غالب ہے اور وہ واقف کار حکیم ہے (اے رسول)

قُلْ اَيُّ شَيْءٍ اَكْبَرُ شَهَادَةً ۭ قُلِ اللّٰهُ ۣ شَهِيْدٌۢ بَيْنِيْ

تم پوچھو کہ گواہی میں سب سے بڑھکے کون چیز ہے تم خود ہی کہدو کہ میرے اور تمھارے درمیان خدا گواہ ہے

وَبَيْنَكُمْ ۣ وَاُوْحِيَ اِلَيَّ هٰذَا الْقُرْاٰنُ لِاُنْذِرَكُمْ

اور میرے پاس یہ قرآن وحی کے طور پر اسلئے نازل کیا گیا تاکہ میں تمھیں اور جسے (اسکی) خبر پہنچے

لہ ایک مرتبہ کفار قریش نے جمع ہوکر حضرتؐ سے کہا ہم کو معلوم ہوا ہے کہ تمھاری مفلسی اور محتاجی نے تم کو اس بات پر آمادہ کیا ہے اگر تم کہو تو ہم سب ملکر تمھارے واسطے مال جمع کر دیں کہ تم اچھے خاصے امیر ہو جاؤ مگر شرط یہ ہے کہ تم اپنے دعوے سے باز آجاؤ۔ اسکے جواب میں خدا نے فرمایا کہ آسمان و زمین میں جو کچھ ہے سب خدا ہی کا ملک ہے وہ جب چاہے اپنے حبیب کو تونگر کر دے کچھ تمھاری احتیاج نہیں ۱۲

بِهٖ وَمَنْۢ بَلَغَ ؕ اَئِنَّكُمْ لَتَشْهَدُوْنَ اَنَّ مَعَ اللّٰهِ اٰلِهَةً

اسکے ذریعہ سے ڈراؤں کیا تم یقیناً یہ گواہی دے سکتے ہو کہ اللہ کے ساتھ اور دوسرے معبود بھی ہیں۔

اُخْرٰى ؕ قُلْ لَّاۤ اَشْهَدُ ۚ قُلْ اِنَّمَا هُوَ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ وَّاِنَّنِيْ

(اے رسول) تم کہدو کہ میں تو اسکی گواہی نہیں دیتا (تم دیا کرو) تم (انوگوں سے) کہو کہ وہ تو بس ایک ہی خدا ہے

بَرِيْٓءٌ مِّمَّا تُشْرِكُوْنَ ۝۱۹ اَلَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ

اور جن چیزوں کو تم (خدا کا) شریک بناتے ہو میں تو انسے بیزار ہوں جن لوگوں کو ہم نے کتاب عطا فرمائی ہے

يَعْرِفُوْنَهٗ كَمَا يَعْرِفُوْنَ اَبْنَآءَهُمْ ؕ اَلَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا

(یہود و نصاریٰ) وہ تو جس طرح اپنے بال بچوں کو پہچانتے ہیں اسی طرح اس نبی (محمدؐ) کو بھی پہچانتے ہیں (مگر جنلوگوں

اَنْفُسَهُمْ فَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۝۲۰ وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى

نے اپنا آپ نقصان کیا وہ تو (کسی طرح) ایمان نہ لائیں گے اور جو شخص خدا پر جھوٹ بہتان باندھے

عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ كَذَّبَ بِاٰيٰتِهٖ ؕ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ

یا اس کی آیتوں کو جھٹلائے اسسے بڑھ کے ظالم کون ہوگا اور ظالموں کو ہرگز نجات نہ

الظّٰلِمُوْنَ ۝۲۱ وَيَوْمَ نَحْشُرُهُمْ جَمِيْعًا ثُمَّ نَقُوْلُ

ہوگی اور (اس دن کو یاد کرو) جس دن ہم ان سب کو جمع کرینگے پھر جن لوگوں نے

لِلَّذِيْنَ اَشْرَكُوْٓا اَيْنَ شُرَكَآؤُكُمُ الَّذِيْنَ كُنْتُمْ

شرک کیا انسے پوچھیں گے کہ جنکو تم (خدا کا) شریک خیال کرتے تھے کہاں ہیں پھر ان کی کوئی

تَزْعُمُوْنَ ۝۲۲ ثُمَّ لَمْ تَكُنْ فِتْنَتُهُمْ اِلَّاۤ اَنْ قَالُوْا وَ

شرارت (باقی) نہ رہے گی بلکہ وہ تو یہ کہیں گے قسم ہے اس خدا کی جو ہمارا پالنے

اللّٰهِ رَبِّنَا مَا كُنَّا مُشْرِكِيْنَ ۝۲۳ اُنْظُرْ كَيْفَ كَذَبُوْا

والا ہے ہم کسی کو اسکا شریک نہیں بناتے تھے (اے رسول) بھلا) دیکھو تو یہ لوگ اپنے

عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ وَضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ۝۲۴

ہی اوپر آپ کس طرح جھوٹ بولنے لگے اور یہ لوگ (دنیا میں) جو کچھ افترا پردازی کرتے تھے وہ سب غائب

وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّسْتَمِعُ اِلَيْكَ ۚ وَجَعَلْنَا عَلٰى قُلُوْبِهِمْ اَكِنَّةً

ہو گئی اور بعض انمیں کے ایسے بھی ہیں جو تمھاری (باتوں کی) طرف کان لگائے رہتے ہیں اور (انکی ہٹ

اَنْ يَّفْقَهُوْهُ وَفِيْٓ اٰذَانِهِمْ وَقْرًا ۭ وَاِنْ يَّرَوْا كُلَّ اٰيَةٍ

دھرمی اس حد کو پہنچی ہے کہ گویا) ہمنے خود انکے دلوں پر پردے ڈال دیئے ہیں اور انکے کانوں میں (بہرا پن) بھر دیا ہے کہ اسے سمجھ نہ سکیں اور

لَّا يُؤْمِنُوْا بِهَا ۭ حَتّٰٓى اِذَا جَاۗءُوْكَ يُجَادِلُوْنَكَ يَقُوْلُ

اگر وہ ساری (خدائی کے) معجزے بھی دیکھ لیں تب بھی ایمان نہ لائینگے یہانتک (ہٹ دھرمی پہنچی) کہ جب تمہارے پاس (تم سے) الجھتے

الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِنْ هٰذَآ اِلَّآ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ۝۲۵ وَ

ہوئے آ نکلتے ہیں تو کفار (قرآن کو لیکر) کہنہ بیٹھتے ہیں کہ بھلا اسمیں رکھا ہی کیا ہے یہ تو اگلوں کی کہانیوں[1] کے سوا اور کچھ بھی نہیں اور یہ

هُمْ يَنْهَوْنَ عَنْهُ وَيَنْــَٔوْنَ عَنْهُ ۚ وَاِنْ يُّهْلِكُوْنَ اِلَّآ

لوگ (دوسروں کو بھی) اس (کے سننے) سے روکتے ہیں اور خود تو الگ تھلگ رہتے ہی ہیں اور (ان باتوں سے)

اَنْفُسَهُمْ وَمَا يَشْعُرُوْنَ ۝۲۶ وَلَوْ تَرٰٓى اِذْ وُقِفُوْا

بس آپ ہی اپنے کو ہلاک کرتے ہیں اور (افسوس) سمجھتے نہیں اور (اے رسول) اگر تم ان لوگوں کو اس وقت دیکھتے (تو

عَلَى النَّارِ فَقَالُوْا يٰلَيْتَنَا نُرَدُّ وَلَا نُكَذِّبَ بِاٰيٰتِ رَبِّنَا

تعجب کرتے (جب جہنم (کے کنارے) پر لا کھڑے کیے جائینگے تو اسے دیکھ کر کہیں گے اے کاش ہم (دنیا میں)

وَنَكُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝۲۷ بَلْ بَدَا لَهُمْ مَّا كَانُوْا

پھر (دوبارہ) لوٹا دیئے جاتے اور اپنے پروردگار کی آیتوں کو نہ جھٹلاتے اور ہم مومنین سے ہوتے (مگر انکی آرزو پوری نہ ہوگی) بلکہ جو (بے ایمانی)

يُخْفُوْنَ مِنْ قَبْلُ ۭ وَلَوْ رُدُّوْا لَعَادُوْا لِمَا نُهُوْا عَنْهُ وَ

پہلے سے چھپاتے تھے آج (اسکی حقیقت) انپر کھل گئی۔ اور (ہم جانتے ہیں کہ اگر یہ لوگ (دنیا میں) لوٹا بھی دیئے جائیں تو بھی جس چیز کی

اِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ۝۲۸ وَقَالُوْٓا اِنْ هِيَ اِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا

مناہی کی گئی ہے اسے کریں اور ضرور کریں اور اسمیں شک نہیں کہ یہ لوگ ضرور جھوٹے ہیں اور کفار آ بھی تو کہتے ہیں کہ ہماری بس

وَمَا نَحْنُ بِمَبْعُوْثِيْنَ ۝۲۹ وَلَوْ تَرٰٓى اِذْ وُقِفُوْا عَلٰي رَبِّهِمْ ۭ

دنیاوی زندگی کے سوا کچھ بھی نہیں اور (قیامت وغیرہ سب ڈھکوسلا ہے) ہم مرنیکے بعد اٹھائے ہی نہ جاوینگے اور (اے رسول اگر تم انکو

[1] ابوسفیان عتبہ اور شیبہ نے مسجد الحرام میں حضرت رسول کو قرآن پڑھتے سنا تو نضر بن خالد کہنے لگا جس طرح محمد اگلوں کی کہانیاں پڑھتے ہیں، میں بھی تمہارے سامنے ملوک عجم کی تاریخ پڑھ سکتا ہوں اُن ہی کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی۔ ۱۲

قیمت اس کتاب کی صرف ۱۰ روپے

قَالَ اَلَيْسَ هٰذَا بِالْحَقِّ ؕ قَالُوْا بَلٰى وَرَبِّنَا ؕ قَالَ فَذُوْقُوا

اس وقت دیکھتے تو تعجب کرتے اب تو لوگ خدا کے سامنے کھڑے کئے جائینگے اور خدا انسے پوچھے گا کہ کیا یہ (قیامت کا دن اب بھی صحیح نہیں ہے وہ

الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ۝ قَدْ خَسِرَ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا

(جواب میں) کہینگے کہ اپنے پروردگار کی قسم (بالکل) سچ ہے تب خدا فرمائیگا کہ تم چونکہ دنیا میں اس سے انکار کرتے تھے اسکی سزا میں عذاب چکھو

بِلِقَآءِ اللّٰهِ ؕ حَتّٰۤى اِذَا جَآءَتْهُمُ السَّاعَةُ بَغْتَةً قَالُوْا يٰحَسْرَتَنَا

بیشک جن لوگوں نے قیامت کے دن خدا کی حضوری کو جھٹلایا وہ برے گھاٹے میں ہیں یہانتک کہ جب انکے سر پر قیامت ناگہاں پہنچے

عَلٰى مَا فَرَّطْنَا فِيْهَا ۙ وَهُمْ يَحْمِلُوْنَ اَوْزَارَهُمْ عَلٰى ظُهُوْرِهِمْ ؕ

گی تو کہنے لگیں گے اے ہے افسوس ہمنے تو اسمیں بڑی کوتاہی کی (یہ کہتے جائینگے) اور اپنے گناہوں کا (بوجھ) اپنی اپنی پیٹھ پر

اَلَا سَآءَ مَا يَزِرُوْنَ ۝ وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَاۤ اِلَّا لَعِبٌ وَّ

لادے جائینگے دیکھو تو (یہ) کیا برا بوجھ ہے جسکو یہ لادے (لادے پھر رہے) ہیں اور (یہ) دنیاوی زندگی تو کھیل تماشے کے سوا

لَهْوٌ ؕ وَلَلدَّارُ الْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ يَتَّقُوْنَ ؕ اَفَلَا

کچھ بھی نہیں اور یہ تو ظاہر ہے کہ آخرت کا گھر (بہشت) پرہیزگاروں کے لئے اس سے بدرجہا بہتر ہے تو کیا تم (اتنا بھی)

تَعْقِلُوْنَ ۝ قَدْ نَعْلَمُ اِنَّهٗ لَيَحْزُنُكَ الَّذِيْ يَقُوْلُوْنَ

نہیں سمجھتے ہم خوب جانتے ہیں کہ ان لوگوں کی بک بک تم کو صدمہ پہنچاتی ہے تو (تم کو سمجھنا چاہیئے کہ یہ لوگ

فَاِنَّهُمْ لَا يُكَذِّبُوْنَكَ وَلٰكِنَّ الظّٰلِمِيْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ

تم کو نہیں جھٹلاتے بلکہ (یہ) ظالم (حقیقتاً) خدا کی آیتوں سے انکار کرتے ہیں

يَجْحَدُوْنَ ۝ وَلَقَدْ كُذِّبَتْ رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِكَ فَصَبَرُوْا

اور کچھ تم ہی پر انحصار نہیں) تم سے پہلے بھی بہتیرے رسول جھٹلائے جا چکے ہیں تو انھوں نے

عَلٰى مَا كُذِّبُوْا وَاُوْذُوْا حَتّٰۤى اَتٰىهُمْ نَصْرُنَا ۚ وَلَا مُبَدِّلَ

اپنے جھٹلائے جانے اور اذیت (و تکلیف) پر صبر کیا یہانتک کہ ہماری مدد انکے پاس آئی اور کیوں نہ آتی (خدا)

لِكَلِمٰتِ اللّٰهِ ۚ وَلَقَدْ جَآءَكَ مِنْ نَّبَاِ الْمُرْسَلِيْنَ ۝

کی باتوں کا کوئی بدلنے والا نہیں ہے اور پیغمبروں کے حالات تو تمہارے پاس پہنچ ہی چکے ہیں اگرچہ

حضرت کی دلی خواہش

وَاِنْ كَانَ كَبُرَ عَلَيْكَ اِعْرَاضُهُمْ فَاِنِ اسْتَطَعْتَ

ان لوگوں کی روگردانی تم پر شاق ضرور ہے (لیکن) اگر تمہارا بس چلے تو

اَنْ تَبْتَغِيَ نَفَقًا فِي الْاَرْضِ اَوْ سُلَّمًا فِي السَّمَآءِ

زمین کے اندر کوئی سُرنگ ڈھونڈھ نکالو یا آسمان میں کوئی سیڑھی لگاؤ اور

فَتَاْتِيَهُمْ بِاٰيَةٍ ؕ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَجَمَعَهُمْ عَلَى الْهُدٰى

انھیں کوئی معجزہ لا دکھاؤ (تو یہ بھی کر دیکھو) اگرچہ خدا چاہتا تو ان سبکو راہ راست پر اکٹھا کر دیتا۔

فَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْجٰهِلِيْنَ ۝۳۵ اِنَّمَا يَسْتَجِيْبُ الَّذِيْنَ

(مگر وہ تو امتحان کرتا ہے اس لیے) (دیکھو) تم ہرگز جاہلوں میں (شامل) نہ ہونا (تمہارا کہنا تو صرف وہی لوگ

يَسْمَعُوْنَ ؕ وَالْمَوْتٰى يَبْعَثُهُمُ اللّٰهُ ثُمَّ اِلَيْهِ يُرْجَعُوْنَ ۝۳۶

مانتے ہیں جو (گوش دل سے) سنتے ہیں اور مُردوں کو تو خدا قیامت ہی میں اٹھائیگا پھر اسی کی طرف لوٹائے جائینگے

وَقَالُوْا لَوْلَا نُزِّلَ عَلَيْهِ اٰيَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ ؕ قُلْ اِنَّ اللّٰهَ

اور کفار کہتے ہیں کہ (آخر) اس نبی پر اسکے پروردگار کی طرف سے کوئی معجزہ کیوں نہیں نازل ہوتا تو تم

قَادِرٌ عَلٰٓى اَنْ يُّنَزِّلَ اٰيَةً وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝۳۷

(ان سے) کہدو کہ خدا معجزے کے نازل کرنے پر ضرور قادر ہے مگر ان میں کے اکثر لوگ (خدا کی مصلحتوں کو)

وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِي الْاَرْضِ وَلَا طٰٓئِرٍ يَّطِيْرُ بِجَنَاحَيْهِ

نہیں جانتے زمین میں جو چلنے پھرنے والا (حیوان) یا اپنے دونوں پروں سے اڑنے والا پرند ہے ان کی بھی تمہاری

اِلَّآ اُمَمٌ اَمْثَالُكُمْ ؕ مَا فَرَّطْنَا فِي الْكِتٰبِ مِنْ شَيْءٍ

طرح جماعتیں ہیں (اور سب کے سب لوح محفوظ میں موجود ہیں) ہم نے کتاب (قرآن) میں کوئی بات فروگذاشت

ثُمَّ اِلٰى رَبِّهِمْ يُحْشَرُوْنَ ۝۳۸ وَالَّذِيْنَ كَذَّبُوْا

نہیں کی ہے پھر سب کے سب (چرند ہوں یا پرند) اپنے پروردگار کے حضور میں لائے جائینگے اور جنہوں نے ہماری

بِاٰيٰتِنَا صُمٌّ وَّبُكْمٌ فِي الظُّلُمٰتِ ؕ مَنْ يَّشَاِ اللّٰهُ يُضْلِلْهُ ؕ

آیتوں کو جھٹلایا گویا وہ (کفر کے گھٹاٹوپ) اندھیرے میں گونگے بہرے پڑے ہیں خدا جسے چاہے اُسے گمراہی

النصف

حضرت رسول کی کفار کے ایمان لانے کی تمنا

لہ گونگا بہرا اگر اندھیرے میں پڑ جائے تو اس کے روبراہ ہونے کی کوئی امید نہیں کیونکہ اندھیرے کی وجہ سے اشارے کو دیکھ نہیں سکتا خود گونگا ہے کسی سے پوچھ نہیں سکتا۔ اگر کوئی کچھ کہے تو بہرا ہے سن نہیں سکتا ۱۲-۱۲-۱۳

وَمَنْ يَّشَاْ يَجْعَلْهُ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝ قُلْ اَرَءَيْتَكُمْ ۳۹

میں چھوڑ دے اور جسے چاہے اُسے سیدھے ڈھرے پر لگا دے (اے رسول ان سے) پوچھو تو کہ کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ

اِنْ اَتٰىكُمْ عَذَابُ اللّٰهِ اَوْ اَتَتْكُمُ السَّاعَةُ اَغَيْرَ اللّٰهِ

اگر تمہارے سامنے خدا کا عذاب آ جائے یا تمہارے سامنے قیامت ہی کھڑی موجود ہو تو تم اگر (اپنے دعوے میں) سچے ہو تو

تَدْعُوْنَ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝ ۴۰ بَلْ اِيَّاهُ تَدْعُوْنَ

(بتاؤ کہ مدد کے واسطے) کیا خدا کو چھوڑ کر دوسرے کو پکارو گے (دوسروں کو تو کیا) بلکہ اُسی کو پکارو گے پھر اگر وہ

فَيَكْشِفُ مَا تَدْعُوْنَ اِلَيْهِ اِنْ شَآءَ وَتَنْسَوْنَ مَا

چاہے گا تو جس کے واسطے تم نے اسکو پکارا ہے اُسے دفع کر دیگا اور (اسوقت) تم دوسرے معبودوں کو جنھیں تم (خدا کا

تُشْرِكُوْنَ ۝ ۴۱ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَآ اِلٰٓى اُمَمٍ مِّنْ قَبْلِكَ فَاَخَذْنٰهُمْ

شریک سمجھتے تھے بھول جاؤ گے اور اے رسول جو امتیں تم سے پہلے گذر چکی ہیں ہم انکے پاس بھی پیغمبر رسول بن بھیج چکے

بِالْبَاْسَآءِ وَالضَّرَّآءِ لَعَلَّهُمْ يَتَضَرَّعُوْنَ ۝ ۴۲ فَلَوْلَآ اِذْ

ہیں پھر جب نافرمانی کی تو ہمنے انکو سختی اور تکلیف میں گرفتار کیا تاکہ وہ لوگ (ہماری بارگاہ میں) گڑگڑائیں تو جب ان

جَآءَهُمْ بَاْسُنَا تَضَرَّعُوْا وَلٰكِنْ قَسَتْ قُلُوْبُهُمْ وَزَيَّنَ

(کے سر پر) ہمارا عذاب آ کھڑا ہوا تو وہ لوگ کیوں نہیں گڑگڑائے (کہ ہم عذاب دفع کر دیتے) مگر انکے دل تو سخت ہو

لَهُمُ الشَّيْطٰنُ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝ ۴۳ فَلَمَّا نَسُوْا مَا ذُكِّرُوْا

گئے تھے اور انکی کارستانیوں کو شیطان نے آراستہ کر دکھایا تھا پھر کیونکر گڑگڑاتے پھر جس کی انھیں نصیحت کی گئی تھی

بِهٖ فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ اَبْوَابَ كُلِّ شَيْءٍ ۭ حَتّٰٓى اِذَا فَرِحُوْا بِمَآ

جب اسکو بھول گئے تو ہمنے انپر (ڈھیل دینے کیلئے) ہر طرح کی (دنیاوی) نعمتوں کے دروازے کھول دیئے یہانتک کہ جو نعمتیں انکو دی

اُوْتُوْٓا اَخَذْنٰهُمْ بَغْتَةً فَاِذَا هُمْ مُّبْلِسُوْنَ ۝ ۴۴ فَقُطِعَ

گئی تھیں جب انکو پاکر خوش ہوئے تو ہمنے انھیں ناگہاں پکڑ لیا تو اس وقت وہ ناامید ہو کر رہ گئے پھر ظالم لوگوں

دَابِرُ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ۭ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ ۴۵

کی جڑ لہ کاٹ دی گئی اور سارے جہان کے مالک خدا کا شکر ہے (کہ قصہ

لہ حضرت رسول نے فرمایا ہے کہ جب تم دیکھو کہ خداوند عالم کسی کو باوجود گناہ اور فسق و فجور کے نعمتاو فراغت عطا فرماتا ہے تو سمجھو ڈھیل دے رہا ہے اور اکبارگی گرفتار کریگا ۱۲۔

قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ اَخَذَ اللّٰهُ سَمْعَكُمْ وَاَبْصَارَكُمْ وَخَتَمَ

پاک ہوا (اے رسولؐ انسے) پوچھو تو کہ کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ اگر خدا تمہارے کان اور تمہاری آنکھیں لے

عَلٰى قُلُوْبِكُمْ مَّنْ اِلٰهٌ غَيْرُ اللّٰهِ يَاْتِيْكُمْ بِهٖ ؕ اُنْظُرْ كَيْفَ

اور تمہارے دلوں پر مہر کر دے تو خدا کے سوا اور کون معبود ہے جو (پھر) تمہیں یہ نعمتیں (واپس) دے

نُصَرِّفُ الْاٰيٰتِ ثُمَّ هُمْ يَصْدِفُوْنَ ۝۴۶ قُلْ اَرَءَيْتَكُمْ

(اے رسولؐ) دیکھو تو ہم کس کس طرح اپنی دلیلیں بیان کرتے ہیں اس پر بھی وہ لوگ منہ موڑے جاتے ہیں (اے رسولؐ)

اِنْ اَتٰىكُمْ عَذَابُ اللّٰهِ بَغْتَةً اَوْ جَهْرَةً هَلْ يُهْلَكُ

انسے پوچھو کہ کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ اگر تمہارے سر پر خدا کا عذاب بیخبری میں یا آشکارا آجائے تو کیا گنہگار

اِلَّا الْقَوْمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝۴۷ وَمَا نُرْسِلُ الْمُرْسَلِيْنَ اِلَّا

کے سوا اور لوگ بھی ہلاک کئے جائینگے (ہرگز نہیں) اور ہم تو رسولوں کو صرف اس غرض سے بھیجتے ہیں

مُبَشِّرِيْنَ وَمُنْذِرِيْنَ ۚ فَمَنْ اٰمَنَ وَاَصْلَحَ فَلَا

کہ (نیکوں کو) جنت کی خوشخبری دیں اور (بدوں کو) عذاب جہنم سے ڈرائیں پھر جسنے ایمان قبول کیا اور اچھے (اچھے)

خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝۴۸ وَالَّذِيْنَ كَذَّبُوْا

کام کیے تو ایسے لوگوں پر (قیامت میں) نہ کوئی خوف ہوگا اور نہ وہ غمگین ہونگے اور جن لوگوں نے ہماری آیتوں

بِاٰيٰتِنَا يَمَسُّهُمُ الْعَذَابُ بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ ۝۴۹ قُلْ

کو جھٹلایا تو چونکہ بدکاری کرتے تھے (ہمارا) عذاب اُن کو لپٹ جائیگا اے رسولؐ ان سے

لَّاۤ اَقُوْلُ لَكُمْ عِنْدِيْ خَزَآئِنُ اللّٰهِ وَلَاۤ اَعْلَمُ الْغَيْبَ

کہدو کہ میں یہ نہیں کہتا کہ میرے پاس خدا کے خزانے ہیں[1] (کہ ایمان لانے پر دیدونگا) اور نہیں غیب کی (کل حالات)

وَلَاۤ اَقُوْلُ لَكُمْ اِنِّيْ مَلَكٌ ۚ اِنْ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا يُوْحٰۤى اِلَيَّ ؕ

جانتا ہوں اور نہ میں تم سے یہ کہتا ہوں کہ میں فرشتہ ہوں میں تو بس جو (خدا کیطرف سے) میرے پاس وحی کیجاتی ہے اسی

قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الْاَعْمٰى وَالْبَصِيْرُ ؕ اَفَلَا تَتَفَكَّرُوْنَ ۝۵۰ ع

کا پابند ہوں (انسے) پوچھو تو اندھا اور آنکھ والا برابر ہو سکتا ہے تو کیا تم (اتنا بھی) نہیں سوچتے اور

[1] ایک دفعہ حضرت موسےٰؑ نے بارگاہ ایزدی میں عرض کی خداوندا میں چاہتا ہوں کہ تو اپنے خزانے مجھے دکھادے خطاب ہوا اے موسےٰ میرا خزانہ یہ ہے کہ میں جس چیز کو کہوں کہ ہو جا تو وہ فوراً ہو جاتی ہے ۱۲

[2] اس سے صاف واضح ہوا کہ حضرت رسولؐ کو بھی حلال و حرام و فرائض خدا میں تغیر و تبدل کا کوئی حق نہ تھا اور جو خدا کا حکم ہوتا تھا بلاکم و کاست بندوں تک پہنچا دیتے تھے اس وجہ سے بعض احادیث میں ہے کہ جو روایت حلال کو حرام یا حرام کو حلال بتائے اُسے قبول مت کرو۔

خدا کے حکم میں تغیر کا کسی کو حق نہیں ہے

وَاَنْذِرْ بِهِ الَّذِيْنَ يَخَافُوْنَ اَنْ يُّحْشَرُوْٓا اِلٰى رَبِّهِمْ

اس قرآن کے ذریعہ تم ان لوگوں کو ڈراؤ جو اس بات کا خوف رکھتے ہیں کہ وہ (مرنے کے بعد) اپنے خدا کے سامنے جمع

لَيْسَ لَهُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ وَلِيٌّ وَّلَا شَفِيْعٌ لَّعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ ﴿۵۱﴾

کیے جائینگے (اور) یہ سمجھتے ہیں کہ (انکا خدا کے سوا نہ کوئی حمایتی ہے اور نہ کوئی سفارش کرنیوالا تاکہ یہ لوگ پرہیزگار بن

وَلَا تَطْرُدِ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَ

جائیں اور اے رسولؐ جو لوگ صبح و شام اپنے پروردگار سے اس کی خوشنودی کی تمنا میں دعائیں مانگا کرتے ہیں

الْعَشِيِّ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهٗ ؕ مَا عَلَيْكَ مِنْ حِسَابِهِمْ

ان کو اپنے پاس سے نہ دھتکارو نہ ان کے (حساب و کتاب کی) جواب دہی تمہارے ذمہ ہے

مِّنْ شَيْءٍ وَّمَا مِنْ حِسَابِكَ عَلَيْهِمْ مِّنْ شَيْءٍ فَتَطْرُدَهُمْ

اور نہ تمہارے (حساب کتاب کی) جوابدہی کچھ اُن کے ذمہ ہے تاکہ تم انھیں (اس خیال سے) دھتکار

فَتَكُوْنَ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۵۲﴾ وَكَذٰلِكَ فَتَنَّا بَعْضَهُمْ

بتاؤ تو تم ظالموں (کے شمار) میں ہو جاؤ گے اور اسی طرح ہم نے بعض آدمیوں کو بعض سے آزمایا

بِبَعْضٍ لِّيَقُوْلُوْٓا اَهٰٓؤُلَآءِ مَنَّ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنْ بَيْنِنَا ؕ

تاکہ وہ لوگ کہیں کہ ہائیں کیا یہ لوگ ہم میں سے ہیں جن پر خدا نے اپنا فضل و کرم کیا

اَلَيْسَ اللّٰهُ بِاَعْلَمَ بِالشّٰكِرِيْنَ ﴿۵۳﴾ وَاِذَا جَآءَكَ الَّذِيْنَ

ہے (یہ تو سمجھتے کہ) کیا خدا شکر گذاروں کو بھی نہیں جانتا اور جو لوگ ہماری آیتوں پر ایمان لائے

يُؤْمِنُوْنَ بِاٰيٰتِنَا فَقُلْ سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ كَتَبَ رَبُّكُمْ عَلٰى

ہیں تمہارے پاس آئیں تو تم سلام علیکم (تم پر خدا کی سلامتی) کہو تمہارے پروردگار نے اپنے

نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ ۙ اَنَّهٗ مَنْ عَمِلَ مِنْكُمْ سُوْٓءًا بِجَهَالَةٍ ثُمَّ

اوپر رحمت لازم کرلی ہے بیشک تم میں سے جو شخص نادانی سے کوئی گناہ کر بیٹھے اس کے بعد پھر توبہ

تَابَ مِنْ بَعْدِهٖ وَاَصْلَحَ فَاَنَّهٗ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۵۴﴾

کرلے اور اپنی حالت کی اصلاح کرلے (تو خدا اسکا گناہ بخش دیگا کیونکہ) وہ تو یقینی بڑا بخشنے والا مہربان ہے

لہ دنیا کا سلف سے یہی دستور چلا آتا ہے کہ دین حق کو پہلے بیچارے غربا ہی نے قبول کیا ہے حضرت رسولؐ کے واسطے بھی یہی ہوا کہ اپنے اہلبیتؑ کے علاوہ سچے دیندار حضرت مقداد و عمار و ابوذر سلمان اور ابوذر وغیرہ تھے اور یہ بیچارے سب کے سب محتاج و مفلس فقر و فاقہ میں مبتلا گریش کے اشراف امرا نے آپ سے کہا کہ آپکی صحبت میں ہمیشہ ذلیل و مفلس لوگ بیٹھا کرتے ہیں اور ہمیں انکے ساتھ بیٹھنے میں عار ہے آپ ان لوگوں کو ہٹا دیجئے تو ہم لوگ آپکے پاس آکر دین کی باتیں اور قرآن کو سنیں مگر اصلی مطلب یہ تھا کہ انکے وفادار اصحاب بھی ان سے کنارہ کش ہو جائیں اور ہم لوگ تو جگ ہی ہیں یہ تنہا رہ جائیں خدا نے اس آیت سے رسولؐ کی تو یوں تشفی کی کہ یہ لوگ جیسے ظاہر میں ہیں ویسے باطن میں نہیں (باقی آئندہ)

وَكَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ وَلِتَسْتَبِيْنَ سَبِيْلُ الْمُجْرِمِيْنَ ۝۵۵

اور ہم (اپنی) آیتوں کو یوں تفصیل سے بیان کرتے ہیں تاکہ گنہگاروں کی راہ (سب پر) کھل جائے (اور وہ

قُلْ اِنِّيْ نُهِيْتُ اَنْ اَعْبُدَ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ

اسپر نہ چلیں) اے رسول تم کہدو کہ مجھ کو اسکی ممانعت کی گئی ہے کہ میں خدا کو چھوڑ کر ان معبودوں کی عبادت کروں

دُوْنِ اللّٰهِ ۭ قُلْ لَّآ اَتَّبِعُ اَهْوَاۗءَكُمْ ۙ قَدْ ضَلَلْتُ اِذًا

جن کو تم پوجا کرتے ہو (یہ بھی) کہدو کہ میں تو تمہاری (نفسانی) خواہشوں پر چلنے کا نہیں (ورنہ) پھر تو میں

وَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُهْتَدِيْنَ ۝۵۶ قُلْ اِنِّيْ عَلٰي بَيِّنَةٍ

گمراہ ہو جاؤنگا اور ہدایت یافتہ لوگوں میں نہ رہونگا۔ تم کہدو کہ میں تو اپنے پروردگار کی طرف سے

مِّنْ رَّبِّيْ وَكَذَّبْتُمْ بِهٖ ۭ مَا عِنْدِيْ مَا تَسْتَعْجِلُوْنَ بِهٖ ۭ

ایک روشن دلیل پر ہوں اور تم نے اسے جھٹلایا (تو) تم جس کی جلدی کرتے ہو (عذاب) وہ کچھ میرے پاس (اختیار

اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ ۭ يَقُصُّ الْحَقَّ وَهُوَ خَيْرُ الْفٰصِلِيْنَ ۝۵۷

میں) تو ہے نہیں حکومت تو بس صرف خدا ہی کے لیے ہے وہ تو حق (حق) بیان کرتا ہے اور وہ تمام فیصلہ کرنے

قُلْ لَّوْ اَنَّ عِنْدِيْ مَا تَسْتَعْجِلُوْنَ بِهٖ لَقُضِيَ الْاَمْرُ

والوں سے بہتر ہے (ان لوگوں سے) کہدو کہ جس (عذاب) کی تم جلدی کرتے ہو اگر وہ میرے پاس (اختیار میں) ہوتا تو میرے اور تمہارے

بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ ۭ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِالظّٰلِمِيْنَ ۝۵۸ وَعِنْدَهٗ

درمیان کا فیصلہ کب کا چک گیا ہوتا اور خدا تو ظالموں سے خوب واقف ہے۔ اور اسکے پاس غیب

مَفَاتِحُ الْغَيْبِ لَا يَعْلَمُهَآ اِلَّا هُوَ ۭ وَيَعْلَمُ مَا فِي

کی کنجیاں ہیں جنکو اسکے سوا کوئی نہیں جانتا اور جو کچھ خشکی اور تری میں ہے اسکو (بھی) وہی جانتا

الْبَرِّ وَالْبَحْرِ ۭ وَمَا تَسْقُطُ مِنْ وَّرَقَةٍ اِلَّا يَعْلَمُهَا وَلَا

ہے اور کوئی پتا بھی نہیں کھڑکتا مگر وہ اسے ضرور جانتا ہے اور نہ

حَبَّةٍ فِيْ ظُلُمٰتِ الْاَرْضِ وَلَا رَطْبٍ وَّلَا يَابِسٍ

زمین کی تاریکیوں میں کوئی دانہ اور نہ کوئی ہری اور نہ کوئی خشک چیز ہے مگر یہ کہ وہ نورانی

(بقیہ گذشتہ) اسکے علاوہ تمہیں باطن سے کیا مطلب تم ظاہر کو باطن پر قیاس کرو اور کفار کا یوں جواب دیا کہ دنیاوی جاہ و حشمت خدا کے نزدیک کوئی چیز نہیں جو اصلی نعمت دین اسلام سے محروم ہے اس کی کوئی قدر نہیں۔ ۱۲

اِلَّا فِیْ كِتٰبٍ مُّبِیْنٍ ﴿۵۹﴾ وَهُوَ الَّذِیْ یَتَوَفّٰىكُمْ بِالَّیْلِ

کتاب (لوح محفوظ) میں موجود ہے وہ وہی (خدا) ہے جو تمہیں رات کو (نیند میں) یکطرح پر (دنیا سے) اُٹھا لیتا ہے

وَیَعْلَمُ مَا جَرَحْتُمْ بِالنَّهَارِ ثُمَّ یَبْعَثُكُمْ فِیْهِ لِیُقْضٰۤى

اور جو کچھ تو نے دن کو کیا ہے جانتا ہے پھر تمہیں دن کو اُٹھا کھڑا کرتا ہے تاکہ (زندگی کی)

اَجَلٌ مُّسَمًّى ۚ ثُمَّ اِلَیْهِ مَرْجِعُكُمْ ثُمَّ یُنَبِّئُكُمْ بِمَا

(وہ) میعاد جو (اسکے علم میں) معین ہے پوری کی جائے پھر (تو آخر) تم سب کو اسی کی طرف لوٹنا ہے

كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۶۰﴾ وَهُوَ الْقَاهِرُ فَوْقَ عِبَادِهٖ وَیُرْسِلُ

پھر جو کچھ تم دُنیا میں (بھلا یا بُرا) کرتے ہو تمہیں بتا دیگا وہ اپنے بندوں پر غالب ہے وہ تم لوگوں پر

عَلَیْكُمْ حَفَظَةً ؕ حَتّٰۤى اِذَا جَآءَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ

نگہبان (فرشتے تعینات کرکے) بھیجتا ہے یہانتک کہ جب تم میں سے کسی کو موت آئے تو ہمارے فرستادہ

تَوَفَّتْهُ رُسُلُنَا وَهُمْ لَا یُفَرِّطُوْنَ ﴿۶۱﴾ ثُمَّ رُدُّوْۤا اِلَى

(فرشتے) اسکو (دُنیا سے) اٹھا لیتے ہیں [1] اور وہ (ہمارے تعمیل حکم میں ذرا بھی) کوتاہی نہیں کرتے پھر لوگ

اللّٰهِ مَوْلٰىهُمُ الْحَقِّ ؕ اَلَا لَهُ الْحُكْمُ ۫ وَهُوَ اَسْرَعُ

اپنے سچے مالک خدا کے پاس واپس بلا لئے گئے آگاہ رہو کہ حکومت خاص اسی کیلئے ہے اور وہ سب سے زیادہ

الْحٰسِبِیْنَ ﴿۶۲﴾ قُلْ مَنْ یُّنَجِّیْكُمْ مِّنْ ظُلُمٰتِ الْبَرِّ

حساب [2] لینے والا ہے (اے رسول) انسے پوچھو کہ تمکو خشکی اور تری کے (گھٹاٹوپ) اندھیروں سے کون چھٹکارا دیتا

وَالْبَحْرِ تَدْعُوْنَهٗ تَضَرُّعًا وَّخُفْیَةً ۚ لَىِٕنْ اَنْجٰىنَا

ہے جس سے تم گڑگڑا کر اور چپکے (چپکے) دعائیں مانگتے ہو کہ اگر وہ ہمیں (ابکی دفعہ اس بلا) سے چھٹکارا

مِنْ هٰذِهٖ لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الشّٰكِرِیْنَ ﴿۶۳﴾ قُلِ اللّٰهُ

دے تو ہم ضرور اسکے شکر گذار (بندے ہو کر) رہیں گے تم کہو ان (مصیبتوں) سے اور ہر بلا

یُنَجِّیْكُمْ مِّنْهَا وَمِنْ كُلِّ كَرْبٍ ثُمَّ اَنْتُمْ تُشْرِكُوْنَ ﴿۶۴﴾

سے خدا تمہیں نجات دیتا ہے (مگر افسوس) اس پر تم شرک کرتے ہی جاتے ہو

[1] حضرت رسول (ص) فرماتے ہیں کہ شب معراج جب فرشتے مجھے آسمان پر لے گئے تو میں نے ایک فرشتہ کو دیکھا کہ ایک کرسی پر بیٹھا ہے اور ایک تختی اسکے سامنے رکھی ہے اس میں وہ کچھ دیکھ رہا ہے اور وہ اس قدر ترشرو ہے کہ باوجودیکہ تمام فرشتے مجھے دیکھ کر خوش ہوئے اور ہنس پڑے مگر وہ اپنی حالت پر رہا میں نے جبرئیل سے پوچھا یہ کون ہے وہ بولے ملک الموت جب سے پیدا ہوا ہے کبھی ہنسا نہیں میں اسکے قریب گیا اور پوچھا اگر دو شخصوں کے مرنے کا ایک ہی وقت ہو اور ایک مشرق میں اور دوسرا مغرب میں تو تم کیونکر ان کی روحیں قبض کروگے کہنے لگا ہر شخص کی موت اس تختی میں لکھی ہوئی ہے اور دُنیا میرے سامنے ایسی ہے جیسے کسی کی ہتھیلی یا دستر خوان کہ اس کے سامنے بچھا ہوا ہو اور وہ اس میں سے جو چیز چاہے اٹھالے اور جو چیز چاہے رکھ دے۔

[2] حضرت علیؑ سے کسی نے پوچھا کہ خداوند عالم اتنی مخلوقات کا حساب کیونکر ایک دفعہ لے گا آپنے فرمایا جس طرح وہ سب کو ایک دفعہ روزی دیتا ہے اسی طرح سب کا ایک دفعہ حساب بھی لیگا

قُلْ هُوَ الْقَادِرُ عَلٰٓى اَنْ يَّبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا مِّنْ

(اے رسولؐ) تم کہہ دو وہی اس پر اچھی طرح قابو رکھتا ہے کہ (اگر چاہے تو) تم پر عذاب

فَوْقِكُمْ اَوْ مِنْ تَحْتِ اَرْجُلِكُمْ اَوْ يَلْبِسَكُمْ شِيَعًا

تمہارے (سر کے) اوپر سے نازل کرے یا تمہارے پاؤں کے نیچے سے (اٹھا کر کھڑا کر دے) یا ایک گروہ

وَّيُذِيْقَ بَعْضَكُمْ بَاْسَ بَعْضٍ ؕ اُنْظُرْ كَيْفَ نُصَرِّفُ

کو دوسرے سے بھڑا دے اور تم میں سے کچھ لوگوں کو بعض آدمیوں کی لڑائی کا مزا چکھا دے ذرا غور تو کرو ہم کس کس

الْاٰيٰتِ لَعَلَّهُمْ يَفْقَهُوْنَ ﴿۶۵﴾ وَكَذَّبَ بِهٖ قَوْمُكَ وَ

طرح اپنی آیتوں کو اُلٹ پلٹ کے بیان کرتے ہیں تاکہ یہ لوگ سمجھیں اور اسی (قرآن) کو تمہاری قوم نے

هُوَ الْحَقُّ ؕ قُلْ لَّسْتُ عَلَيْكُمْ بِوَكِيْلٍ ﴿۶۶﴾ لِكُلِّ نَبَاٍ مُّسْتَقَرٌّ

جھٹلا دیا حالانکہ وہ برحق ہے (اے رسولؐ) تم ان سے کہو کہ میں تم پر کچھ نگہبان تو ہوں نہیں ہر خبر کے پورا ہونے

وَّسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ﴿۶۷﴾ وَاِذَا رَاَيْتَ الَّذِيْنَ يَخُوْضُوْنَ

کا ایک خاص وقت مقرر ہے اور عنقریب ہی تم جان لوگے اور جب تم اُن لوگوں کو دیکھو جو ہماری آیتوں میں

فِيْٓ اٰيٰتِنَا فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ حَتّٰى يَخُوْضُوْا فِيْ حَدِيْثٍ

بیہودہ بحث کر رہے ہیں تو اُن کے پاس سے ٹل جاؤ یہاں تک کہ وہ لوگ اسکے سوا کسی اور بات

غَيْرِهٖ ؕ وَاِمَّا يُنْسِيَنَّكَ الشَّيْطٰنُ فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ

میں بحث کرنے لگیں اور اگر (ہمارا یہ حکم) تمہیں شیطان بھلا دے تو یاد آنے کے بعد ظالم لوگوں

الذِّكْرٰى مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۶۸﴾ وَمَا عَلَى الَّذِيْنَ

کے ساتھ ہرگز نہ بیٹھنا ؎ اور ایسے لوگوں (کے حساب کتاب) کی جواب دہی کچھ

يَتَّقُوْنَ مِنْ حِسَابِهِمْ مِّنْ شَيْءٍ وَّلٰكِنْ ذِكْرٰى لَعَلَّهُمْ

پرہیزگاروں پر تو ہے نہیں مگر (صرف نصیحتاً) یاد دلانا (چاہیئے) تاکہ یہ

يَتَّقُوْنَ ﴿۶۹﴾ وَذَرِ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا دِيْنَهُمْ لَعِبًا وَّ

لوگ بھی پرہیزگار بنیں اور جن لوگوں نے اپنے دین کو کھیل تماشا بنا رکھا ہے اور دُنیا

؎ اس سے صاف واضح ہے کہ بُری صحبت سے ہر شخص کو پرہیز کرنا چاہیئے اگرچہ خود اس فعل کا مرتکب نہ ہو اس وجہ سے یہ مشہور ہے کہ آدمی کا شیطان آدمی ہوتا ہے سچ ہے ؎
صحبت صالح ترا صالح کند
صحبت طالح ترا طالح کند

بیہودہ بحث سے کنارہ کرو

لَهْوًا وَّغَرَّتْهُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا وَذَكِّرْ بِهٖٓ اَنْ تُبْسَلَ

کی زندگی نے انکو دھوکے میں ڈال رکھا ہے ایسے لوگوں کو چھوڑ دو اور (موقعہ موقعہ سے) قرآن کے ذریعہ

نَفْسٌۢ بِمَا كَسَبَتْ ۚ لَيْسَ لَهَا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلِيٌّ وَّلَا

سے انکو نصیحت کرتے رہو ایسا نہ ہو کہ کوئی شخص اپنے کرتوت کی بدولت مبتلائے بلا ہو جائے (کیونکہ اسوقت

شَفِيْعٌ ۚ وَاِنْ تَعْدِلْ كُلَّ عَدْلٍ لَّا يُؤْخَذْ مِنْهَا ۭ اُولٰۗىِٕكَ

تو خدا کے سوا اسکا نہ کوئی سرپرست ہوگا نہ سفارشی اور اگر وہ (اپنے گناہ کے عوض) سارے (جہان کا) بدلہ بھی دے تو بھی اس سے ایک نہ لیا جائیگا

الَّذِيْنَ اُبْسِلُوْا بِمَا كَسَبُوْا ۚ لَهُمْ شَرَابٌ مِّنْ حَمِيْمٍ وَّعَذَابٌ

جو لوگ (اپنی کرنی کی بدولت مبتلائے بلا ہوئے ہیں انکو پینے کے لئے کھولتا ہوا گرم پانی (ملیگا) اور (اوپر) دردناک

اَلِيْمٌۢ بِمَا كَانُوْا يَكْفُرُوْنَ ۝ قُلْ اَنَدْعُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ

عذاب ہوگا کیونکہ وہ کفر کیا کرتے تھے (اے رسول) انسے پوچھو تو کیا ہمکو خدا کو چھوڑ کر (ان معبودوں) سے

مَا لَا يَنْفَعُنَا وَلَا يَضُرُّنَا وَنُرَدُّ عَلٰٓى اَعْقَابِنَا بَعْدَ اِذْ

مناجات کریں جو نہ تو ہمیں نفع پہنچا سکتے ہیں نہ ہمارا کچھ بگاڑ ہی سکتے ہیں اور جب خدا ہماری ہدایت کر چکا

ھَدٰىنَا اللّٰهُ كَالَّذِي اسْتَهْوَتْهُ الشَّيٰطِيْنُ فِي الْاَرْضِ

اسکے بعد الٹے پاؤں کفر کی طرف اس شخص کی طرح پھر جائیں جسے شیطانوں نے جنگل میں بھٹکا دیا ہو اور

حَيْرَانَ لَهٗٓ اَصْحٰبٌ يَّدْعُوْنَهٗٓ اِلَى الْهُدَى ائْتِنَا ۭ قُلْ اِنَّ

وہ حیران (پریشان) ہو کہ کہاں جائے کیا کرے اور اسکے کچھ رفیق ہوں کہ اسکو راہ راست کی طرف پکارتے رہیں کہ (ادھر) ہمارے پاس آؤ اور وہ

ھُدَى اللّٰهِ هُوَ الْهُدٰى ۭ وَاُمِرْنَا لِنُسْلِمَ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ وَ

ایک نہ سنے (اے رسول تم) کہدو کہ ہدایت تو بس خدا ہی کی ہدایت ہے اور ہمیں تو حکم ہی دیا گیا ہے کہ ہم سارے جہان کے پروردگار خدا کے فرمانبردار بنے رہیں اور یہ

اَنْ اَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاتَّقُوْهُ ۭ وَهُوَ الَّذِيْٓ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ۝

بھی حکم ہوا ہے کہ پابندی سے نماز پڑھا کرو اور اسی سے ڈرتے رہو اور وہی تو (خدا) ہے جسکے حضور میں تم سب کے سب جا حاضر کئے

وَهُوَ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ ۭ وَيَوْمَ

جاؤ گے وہی تو (سچا) خدا ہے جسنے (ٹھیک) (ٹھیک) بہتیرے آسمان و زمین پیدا کیئے اور جس دن (کسی چیز کو)

يَقُوْلُ كُنْ فَيَكُوْنُ ۚ قَوْلُهُ الْحَقُّ ۭ وَلَهُ الْمُلْكُ يَوْمَ

کہتا ہے کہ ہو جا تو (فوراً) ہو جاتی ہے اُس کا قول سچا ہے اور جس دن صور پھونکا جاویگا (اُسی دن)

يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ ۭ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ ۭ وَهُوَ الْحَكِيْمُ

خاص اسی کی بادشاہت ہوگی۔ (وہی) غائب و حاضر (سب) کا جاننے والا ہے اور وہی واقف کار ہے

الْخَبِيْرُ ۝ وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهِيْمُ لِاَبِيْهِ اٰزَرَ اَتَتَّخِذُ اَصْنَامًا

(اے رسول اُس وقت کو یاد کرو) جب ابراہیم نے اپنے (منہ بولے) باپ آذر سے کہا کیا تم بتوں کو

اٰلِهَةً ۚ اِنِّىْٓ اَرٰىكَ وَقَوْمَكَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝ وَكَذٰلِكَ

خدا مانتے ہو میں تو تم کو اور تمہاری قوم کو کھلی ہوئی گمراہی میں دیکھتا ہوں اور (جسطرح) ہمنے ابراہیم کو

نُرِيْٓ اِبْرٰهِيْمَ مَلَكُوْتَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلِيَكُوْنَ

دکھایا تھا کہ بُت قابل پرستش نہیں) اسیطرح ہم ابراہیم کو سارے آسمان اور زمین کی سلطنت کا

مِنَ الْمُوْقِنِيْنَ ۝ فَلَمَّا جَنَّ عَلَيْهِ الَّيْلُ رَاٰ كَوْكَبًا ۚ قَالَ

(انتظام) دکھاتے رہتے کہ وہ (ہماری وحدانیت کا) یقین کرنیوالوں سے ہو جائیں تو جب ان پر رات کی تاریکی چھا گئی تو ایک ستارہ کو

هٰذَا رَبِّيْ ۚ فَلَمَّآ اَفَلَ قَالَ لَآ اُحِبُّ الْاٰفِلِيْنَ ۝ فَلَمَّا رَاَ

دیکھا تو (دفعتہً) بول اُٹھے (بائیں کیا) یہی میرا خدا ہے پھر جب ڈوب گیا تو کہنے لگے غروب ہو جانیوالی چیز کو تو میں (خدا) نہیں پسند

الْقَمَرَ بَازِغًا قَالَ هٰذَا رَبِّيْ ۚ فَلَمَّآ اَفَلَ قَالَ لَىِٕنْ لَّمْ

نہیں کرتا پھر جب چاند جگمگاتا ہوا دیکھا تو بول اُٹھے (کیا) یہی میرا خدا ہے جب وہ بھی غروب ہو گیا تو کہنے لگے کہ اگر (کہیں)

يَهْدِنِيْ رَبِّيْ لَاَكُوْنَنَّ مِنَ الْقَوْمِ الضَّاۗلِّيْنَ ۝ فَلَمَّا رَاَ

میرا (اصلی) پروردگار میری ہدایت نہ کرتا تو میں ضرور گمراہ لوگوں میں ہو جاتا پھر جب آفتاب دمکتا ہوا

الشَّمْسَ بَازِغَةً قَالَ هٰذَا رَبِّيْ هٰذَآ اَكْبَرُ ۚ فَلَمَّآ اَفَلَتْ

دیکھا تو کہنے لگے (کیا) یہی میرا خدا ہے یہ تو سب سے بڑا (بھی) ہے پھر جب یہ بھی غروب ہو گیا تو

قَالَ يٰقَوْمِ اِنِّىْ بَرِيْۗءٌ مِّمَّا تُشْرِكُوْنَ ۝ اِنِّىْ وَجَّهْتُ

کہنے لگے اے میری قوم جن جن چیزوں کو تم لوگ (خدا کا) شریک[۱] بناتے ہو اُن سے میں بیزار ہوں (یہ ہرگز خدا نہیں

[۱] اس سے بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ آذر سچ مچ حضرت ابراہیمؑ کا باپ تھا حالانکہ ایسا نہیں بلکہ چونکہ حضرت ابراہیمؑ کو اس کا پالا تھا۔ اس وجہ سے آپ اسے باپ کہا کرتے تھے اور وہ آپ کا چچا مانا تھا اور خدا نے بھی آپ کے قول کی حکایت کر دی ہے ورنہ آپ کے والد کا نام تارخ تھا اسی وجہ سے جو نسب نامی انجیل و توریت میں انبیاء کے مذکور ہیں اس میں آذر کا نام نہیں بلکہ تارخ کا ہے ۱۲۔ [۲] اس سے واضح ہوا کہ حضرت ابراہیمؑ کا ان چیزوں کو خدا کہنا بطور استفہام انکاری کے تھا اور چونکہ اس وقت کے مشرکین میں کوئی تارے کوئی چاند کوئی سورج کی خدائی کا قائل تھا اور آپ کو انکا معقول کرنا دلیل سے خدائے یکتا کی خدائی ثابت کرنا منظور تھا اس وجہ سے اس قسم کی تقریر کی اور سمجھا دیا کہ ان سب چیزوں میں علامت حدوث و امکان کی پائی جاتی ہے کیونکہ تغیر اور حرکت خاص ممکن کی شان سے ہے پس ان کے واسطے بھی کسی اور خالق کی ضرورت ہے جس میں تغیر نہ پایا جاتا ہو نہ کسی طرح مجبور ہو۔ جیسے تارے وغیرہ نہ اس کی حکومت محدود ہو جیسے نمرود وغیرہ۔ یہ نہ خیال کرنا چاہیے کہ معاذ اللہ حضرت ابراہیمؑ پہلے مشرک تھے بلکہ آپ نے مشرکین کے قول کو فرض کر کے یہ غلط ثابت کر دیا۔ ۱۲

حضرت ابراہیمؑ کا طریقہ استدلال

وَجْهِيَ لِلَّذِي فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِيْفًا وَّمَا

ہو سکتے) میں نے تو باطل سے کترا کر اسی کی طرف اپنا منہ کر لیا ہے جس نے بہتیرے آسمان اور زمین پیدا

اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۝ وَحَآجَّهٗ قَوْمُهٗ ؕ قَالَ اَتُحَآجُّوْٓنِّيْ

کئے اور میں مشرکین سے نہیں ہوں اور ان کی قوم کے لوگ ان سے حجت بازی کرنے لگے تو ابراہیم نے کہا تھا کیا تم مجھ سے

فِي اللّٰهِ وَقَدْ هَدٰىنِ ؕ وَلَآ اَخَافُ مَا تُشْرِكُوْنَ بِهٖٓ

خدا کے بارے میں حجت کرتے ہو حالانکہ وہ یقینی میری ہدایت کر چکا اور تم جن بتوں کو اس کا شریک مانتے ہو میں ان سے

اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ رَبِّيْ شَيْـًٔا ؕ وَسِعَ رَبِّيْ كُلَّ شَيْءٍ عِلْمًا ؕ

ڈرتا (ورتا) نہیں (وہ میرا کچھ کر نہیں سکتے) مگر ہاں میرا خدا خود کرنا چاہے (تو البتہ کر سکتا ہے) میرا پروردگار تو باعتبار

اَفَلَا تَتَذَكَّرُوْنَ ۝ وَكَيْفَ اَخَافُ مَآ اَشْرَكْتُمْ وَ

علم کے سب پر حاوی ہے تو کیا اس پر بھی تم نصیحت نہیں مانتے اور جنہیں تم خدا کا شریک بتاتے ہو میں ان سے کیوں ڈروں جبکہ تم

لَا تَخَافُوْنَ اَنَّكُمْ اَشْرَكْتُمْ بِاللّٰهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهٖ

اس بات سے نہیں ڈرتے ہو کہ تم نے خدا کا شریک ایسی چیزوں کو بنایا ہے جن کی خدا نے کوئی

عَلَيْكُمْ سُلْطٰنًا ؕ فَاَيُّ الْفَرِيْقَيْنِ اَحَقُّ بِالْاَمْنِ ۚ اِنْ

سند تم پر نہیں نازل کی پھر اگر تم جانتے ہو تو (بھلا بتلاؤ تو سہی کہ) ہم دونوں فریق میں امن قائم رکھنے

كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ يَلْبِسُوْٓا

کا زیادہ حقدار کون ہے جن لوگوں نے ایمان قبول کیا اور اپنے ایمان کو ظلم (شرک) سے

اِيْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ اُولٰٓئِكَ لَهُمُ الْاَمْنُ وَهُمْ مُّهْتَدُوْنَ ۝ ع

آلودہ نہیں کیا انہیں لوگوں کے لئے امن و (اطمینان) ہے اور یہی لوگ ہدایت یافتہ

وَتِلْكَ حُجَّتُنَآ اٰتَيْنٰهَآ اِبْرٰهِيْمَ عَلٰى قَوْمِهٖ ؕ نَرْفَعُ

ہیں اور یہ ہماری (سمجھائی بجھائی) دلیلیں ہیں جو ہم نے ابراہیم کو اپنی قوم پر غالب کرنے کے لئے عطا کی

دَرَجٰتٍ مَّنْ نَّشَآءُ ؕ اِنَّ رَبَّكَ حَكِيْمٌ عَلِيْمٌ ۝ وَوَهَبْنَا

تھیں ہم جسکے مرتبے چاہتے ہیں بلند کرتے ہیں بیشک تمہارا پروردگار حکمت والا باخبر ہے اور ہم نے

۱ ایک مرتبہ نمرود نے یہ خواب دیکھا کہ میرے شہر کے کنارے سے ایک ستارہ نکلا اور اس کی روشنی سے چاند سورج کی روشنی پھیکی پڑ گئی منجموں نے یہ تعبیر بتائی کہ شہر بابل میں اس سال ایک لڑکا پیدا ہوگا جو تیری سلطنت کو تباہ کر دیگا مگر ابھی تک اس کا حمل نہیں قرار پایا ہے یہ سنتے ہی اس نے حکم دیا کہ عورتیں مردوں سے جدا کر دی جائیں اور دس دس عورتوں پر ایک ایک مرد نگہبانی کیلئے مقرر ہوا اور یہ بھی حکم ہوا کہ جو لڑکا پیدا ہو مار ڈالا جائے۔

خدا کی شان اسی اثنار میں حضرت ابراہیمؑ کا حمل قرار پایا اور ولادت کا وقت قریب آیا تو آپ کی والدہ نمرود کے خوف سے شہر کے باہر ایک غار میں لڑکا جنیں اور ایک کپڑے میں لپیٹ کر غار کے دروازے کو ایک پتھر سے بند کر کے گھر چلی آئیں دوسرے روز جا کر دیکھا کہ آپ انگلیاں چوس رہے ہیں اور ایک سے دودھ اور دوسری سے شہد نکلتا ہے اس سے آپ کی پرورش ہونے لگی اور خدا کی قدرت جتنا دوسرے لڑکے ایک سال میں بڑھتے ہیں اتنا آپ ایک مہینہ میں بڑھتے تھے غرض تھوڑی مدت میں جب نمرود کا خوف جاتا رہا تو آپ غار سے نکالے گئے جب آپ شہر میں آئے تو لوگوں آپ کو نمرود کے پاس لے گئے۔ دیکھا کہ ایک بدصورت آدمی تخت پر بیٹھا ہے اور اسکے گرد بہت سے خوبصورت غلام اور کنیزیں صف باندھے کھڑی ہیں آپ نے پوچھا یہ کون ہے اور وہ لوگ کون ہیں کسی نے کہا یہ خدا ہے اور وہ اس کی مخلوق ہیں آپ بیساختہ بول اٹھے یہ کیونکر ہو سکتا ہے کہ اوروں کو اپنے سے بہتر پیدا کر سکے۔ ۱۲

لَهٗٓ اِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ ۭ كُلًّا هَدَيْنَا ۚ وَنُوْحًا هَدَيْنَا

ابراہیم کو اسحٰق و یعقوب (سا بیٹا پوتا) عطا کیا، ہم نے سب کی ہدایت کی اور ان سے پہلے نوح کی بھی

مِنْ قَبْلُ وَمِنْ ذُرِّيَّتِهٖ دَاوٗدَ وَسُلَيْمٰنَ وَاَيُّوْبَ وَ

ہم ہی نے ہدایت کی اور ان ہی (ابراہیم) کی اولاد سے داؤد سلیمان و ایوب و یوسف و موسیٰ

يُوْسُفَ وَمُوْسٰى وَهٰرُوْنَ ۭ وَكَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ۝۸۴

و ہارون (سب کی ہم نے ہدایت کی) اور نیکوکاروں کو ہم ایسا ہی صلہ عطا فرماتے

وَزَكَرِيَّا وَيَحْيٰى وَعِيْسٰى وَاِلْيَاسَ ۭ كُلٌّ مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ۝۸۵

ہیں اور زکریا و یحییٰ و عیسیٰ[لہ] و الیاس (سب کی ہدایت کی اور یہ) سب (خدا کے)

وَاِسْمٰعِيْلَ وَالْيَسَعَ وَيُوْنُسَ وَلُوْطًا ۭ وَكُلًّا فَضَّلْنَا عَلَى

نیک بندوں سے ہیں اور اسمٰعیل و الیسع و یونس و لوط (کی بھی ہدایت کی) اور سب کو سارے

الْعٰلَمِيْنَ ۝۸۶ وَمِنْ اٰبَاۗىِٕهِمْ وَذُرِّيّٰتِهِمْ وَاِخْوَانِهِمْ ۚ

جہان پر فضیلت عطا کی اور صرف انہی کو نہیں بلکہ انکے باپ داداؤں اور انکی اولاد اور انکے بھائی بندوں

وَاجْتَبَيْنٰهُمْ وَهَدَيْنٰهُمْ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝۸۷

میں سے (بہتیروں کو) اور ان کو منتخب کیا اور انھیں سیدھی راہ کی ہدایت کی (دیکھو)

ذٰلِكَ هُدَى اللّٰهِ يَهْدِيْ بِهٖ مَنْ يَّشَاۗءُ مِنْ

یہ خدا کی ہدایت ہے اور اپنے بندوں سے جس کو چاہے اسی کی وجہ سے راہ پر لائے

عِبَادِهٖ ۭ وَلَوْ اَشْرَكُوْا لَحَبِطَ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا

اور اگر ان لوگوں نے شرک کیا ہوتا تو ان کا کیا (دھرا) سب اکارت

يَعْمَلُوْنَ ۝۸۸ اُولٰۗىِٕكَ الَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحُكْمَ

ہو جاتا یہ (پیغمبر) وہ لوگ تھے جن کو ہم نے (آسمانی) کتاب اور حکومت اور نبوت

وَالنُّبُوَّةَ ۚ فَاِنْ يَّكْفُرْ بِهَا هٰٓؤُلَاۗءِ فَقَدْ وَكَّلْنَا

عطا فرمائی پس اگر یہ لوگ اسے بھی نہ مانیں تو کچھ پرواہ نہیں) ہم نے تو اس پر ایسے

[لہ] باوجودیکہ حضرت عیسیٰؑ اور حضرت ابراہیمؑ میں بہت سی پشتوں کا فاصلہ تھا مگر صرف حضرت مریمؑ کی وجہ سے خدا نے حضرت عیسیٰؑ کو حضرت ابراہیمؑ کی اولاد میں شمار کیا ہے پھر ان لوگوں کی عقلوں پر افسوس ہے جو حضرات حسنینؑ اور ان کی ذریت طاہرہ کے اولاد رسولؐ ہونے میں تامل کرتے ہیں۔ فاعتبروا یا اولی الابصار۔

بِهَا قَوْمًا لَّيْسُوْا بِهَا بِكٰفِرِيْنَ ﴿۸۹﴾ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ هَدَى

لوگوں کو مقرر کر دیا ہے جو (انکی طرح) انکار کرنیوالے نہیں (یہ اگلے پیغمبر) وہ لوگ تھے جن کی خدا نے

اللّٰهُ فَبِهُدٰىهُمُ اقْتَدِهْ ؕ قُلْ لَّآ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا ؕ اِنْ

ہدایت کی پس تم بھی انکی ہدایت کی پیروی کرو (اے رسول ان سے) کہو کہ میں تم سے اس (رسالت) کی مزدوری کچھ نہیں چاہتا

هُوَ اِلَّا ذِكْرٰى لِلْعٰلَمِيْنَ ﴿۹۰﴾ وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖٓ

یہ تو سارے جہاں کیلئے صرف نصیحت ہے، اور بس (ان لوگوں (یہود) نے خدا کی جیسی قدر کرنی چاہئے نہ کی اسلئے کہ

اِذْ قَالُوْا مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلٰى بَشَرٍ مِّنْ شَيْءٍ ؕ قُلْ مَنْ

ان لوگوں نے بیہودہ پن سے) یہ کہدیا کہ خدا نے کسی بشر پر کچھ نازل ہی نہیں کیا (اے رسول تم پوچھو

اَنْزَلَ الْكِتٰبَ الَّذِيْ جَآءَ بِهٖ مُوْسٰى نُوْرًا وَّهُدًى

تو کہ پھر وہ کتاب جسے موسٰے لے کر آئے تھے کس نے نازل کی جو لوگوں کیلئے روشنی اور (از سرتاپا)

لِّلنَّاسِ تَجْعَلُوْنَهٗ قَرَاطِيْسَ تُبْدُوْنَهَا وَتُخْفُوْنَ

ہدایت (ہی ہدایت) تھی جسے تم لوگوں نے الگ الگ کر کے کاغذی اوراق بنا ڈالے اور جسمیں کا کچھ حصہ (جو تمہارے

كَثِيْرًا ۚ وَعُلِّمْتُمْ مَّا لَمْ تَعْلَمُوْٓا اَنْتُمْ وَلَآ اٰبَآؤُكُمْ ؕ قُلِ

مطلب کا ہے) تو ظاہر کرتے ہو اور بہتیرے کو (جو خلاف مطلب جانتے) چھپاتے ہو حالانکہ اسی کتاب کے ذریعے تمہیں وہ باتیں سکھائی گئیں جنہیں

اللّٰهُ ۙ ثُمَّ ذَرْهُمْ فِيْ خَوْضِهِمْ يَلْعَبُوْنَ ﴿۹۱﴾ وَهٰذَا كِتٰبٌ

نہ تم جانتے تھے اور نہ تمہارے باپ دادا (اسکے بعد اگر وہ تو جواب دیں گے نہیں تمہیں کہنا کہ خدا نے نازل فرمائی) اسکے بعد انہیں چھوڑ دو کہ اپنے

اَنْزَلْنٰهُ مُبٰرَكٌ مُّصَدِّقُ الَّذِيْ بَيْنَ يَدَيْهِ وَلِتُنْذِرَ

جھک مارا کریں اور اپنی تو توئیں میں میں کھیلتے پھریں اور یہ (قرآن) بھی وہ کتاب ہے جسے ہم نے بابرکت نازل کیا اور اس کتاب

اُمَّ الْقُرٰى وَمَنْ حَوْلَهَا ؕ وَالَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ

کی تصدیق کرتی ہے جو اسکے سامنے پہلے سے موجود ہے اور (اسواسطے نازل کیا ہے) تاکہ تم (اسکے ذریعہ سے) اہل مکہ اور اسکے

يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ وَهُمْ عَلٰى صَلَاتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ ﴿۹۲﴾

اطراف کے رہنے والوں کو (خوف خدا سے) ڈراؤ اور جو لوگ آخرت پر ایمان رکھتے ہیں وہ تو اسپر بے تامل ایمان لاتے ہیں اور وہی اپنی اپنی نمازوں کی بھی

عبداللہ بن ابی سرح کا قصہ

وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ قَالَ اُوْحِيَ
پابندی کرتے ہیں اور اس سے بڑھ کر ظالم کون ہوگا جو خدا پر جھوٹ (موٹ) افترا کر کے کہے کہ ہمارے پاس[۱]
اِلَيَّ وَلَمْ يُوْحَ اِلَيْهِ شَيْءٌ وَّمَنْ قَالَ سَاُنْزِلُ مِثْلَ مَآ
وحی آئی ہے حالانکہ اس کے پاس وحی وغیرہ کچھ بھی نہیں آئی یا وہ شخص دعویٰ کرے[۲] کہ جیسا قرآن خدا نے نازل کیا ہے ویسا
اَنْزَلَ اللّٰهُ ۭ وَلَوْ تَرٰٓى اِذِ الظّٰلِمُوْنَ فِيْ غَمَرٰتِ الْمَوْتِ
میں بھی (ابھی عنقریب) نازل کئے دیتا ہوں اور (اے رسول) کاش تم دیکھتے کہ یہ ظالم موت کی سختیوں
وَالْمَلٰۗىِٕكَةُ بَاسِطُوْٓا اَيْدِيْهِمْ ۚ اَخْرِجُوْٓا اَنْفُسَكُمْ ۭ اَلْيَوْمَ
میں پڑے ہیں اور فرشتے ان کی طرف (جان نکالنے کے واسطے) ہاتھ پھیلا رہے ہیں اور کہتے جاتے ہیں
تُجْزَوْنَ عَذَابَ الْهُوْنِ بِمَا كُنْتُمْ تَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ غَيْرَ
کہ اپنی جانیں نکالو آج ہی تو تم کو رسوائی کے عذاب کی سزا دی جائیگی کیونکہ تم خدا پر ناحق (ناحق) جھوٹ بولا
الْحَقِّ وَكُنْتُمْ عَنْ اٰيٰتِهٖ تَسْتَكْبِرُوْنَ ۝۹۳ وَلَقَدْ جِئْتُمُوْنَا
کرتے تھے اور اس کی آیتوں (کو سن کر ان سے) اکڑا کرتے تھے اور آخر تم ہمارے پاس اسی طرح تنہا[۳]
فُرَادٰى كَمَا خَلَقْنٰكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ وَّتَرَكْتُمْ مَّا خَوَّلْنٰكُمْ وَرَاۗءَ
آئے (نا) جس طرح ہم نے تم کو پہلی بار پیدا کیا تھا اور جو (مال اولاد) ہم نے تم کو دیا تھا وہ
ظُهُوْرِكُمْ ۚ وَمَا نَرٰى مَعَكُمْ شُفَعَاۗءَكُمُ الَّذِيْنَ زَعَمْتُمْ
سب اپنے پس پشت چھوڑ آئے اور تمہارے ان سفارش کرنیوالوں کو بھی نہیں دیکھتے جن کو تم خیال
اَنَّهُمْ فِيْكُمْ شُرَكٰۗؤُا ۭ لَقَدْ تَّقَطَّعَ بَيْنَكُمْ وَضَلَّ عَنْكُمْ مَّا
کرتے تھے کہ وہ تمہاری (پرورش وغیرہ) میں (ہمارے ساجھے دار ہیں۔ اب تمہارے باہمی تعلقات منقطع
كُنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ ۝۹۴ اِنَّ اللّٰهَ فَالِقُ الْحَبِّ وَالنَّوٰى ۭ يُخْرِجُ
ہو گئے اور جو کچھ تم خیال کرتے تھے وہ سب تم سے غائب ہو گئے خدا ہی تو گٹھلی اور دانے کو شگافتہ کر کے
الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَمُخْرِجُ الْمَيِّتِ مِنَ الْحَيِّ ۭ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ فَاَنّٰى
درخت وغیرہ پیدا کرتا ہے وہی زندہ کو مردے سے نکالتا ہے اور وہی نطفے سے مردہ کو نکالنے والا ہے (لوگو) وہی تمہارا خدا ہے

[۱] جس طرح مسیلمہ کذاب جھوٹے نقشے گڑھ کر کہتا پھرتا تھا کہ میرے پاس وحی نازل ہوئی ہے یا اسود عنسی کہتا کہ ایک شخص گدھے پر سوار ہو کر آتا ہے اور مجھے تعلیم کرتا ہے

[۲] عبداللہ ابن ابی سرح حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا دودھ شریک بھائی حضرت رسول کی وحی کا کاتب تھا اور کبھی کبھی شرارت سے غفور رحیم کی جگہ حکیم علیم لکھ دیا کرتا جب اللہ تعالیٰ انسان من سلالۃ من طین الآیہ نازل ہوئی تو اس کو انسان کی حالت پر سخت تعجب ہوا تو اس کی زبان سے رسول کے فرمانے سے قبل تبارک اللہ احسن الخالقین نکل گیا آپ نے اس سے فرمایا اس کو بھی لکھ یہ بھی قرآن وحی ہے اس پر اس کو شک ہوا اور اپنے جی میں کہنے لگا اگر یہ پیغمبر ہیں کہ ان پر وحی نازل ہوتی ہے تو مجھ پر بھی آتی ہے اور اگر یہ جھوٹے ہیں تو میں بھی ان کی طرح قرآن بیان کر سکتا ہوں غرض وہ مرتد ہو گیا اور اہل کتاب کے پاس جا کر کہنے لگا کہ مجھے محمد کا حال معلوم ہو گیا کہ وہ اپنے جی سے بنا لیتے ہیں اور وحی کا دعوے کرتے ہیں۔ اس ناشائستہ حرکت پر آپ نے اس کو مدینہ سے نکلوا دیا اور ہر چند حضرت عثمان نے سفارش کی مگر آپ نے نہ دیا آخر یہی شخص حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خلافت کے وقت مصر کا حاکم ہوا۔ ۱۲

[۳] جب حضرت رسول نے فاطمہ بنت اسد مادر امیر المومنین علیہ السلام کے سامنے اس آیت کو پڑھا تو آپ نے پوچھا بیٹا! فرادیٰ سے کیا مطلب ہے آپ نے فرمایا بر ہنہ حضرت فاطمہ نے پوچھا کیا لوگ قیامت میں ننگے محشور ہونگے؟ آپ نے فرمایا ہاں یہ سنتے ہی مادر غیرت کے حضرت فاطمہ نے ایک چیخ ماری اور بے اختیار رونے لگیں تو آپ نے دعا کی خداوندا ان کو اپنی قبر سے برہنہ نہ اٹھا اور پھر اس خیال سے حضرت رسول نے اپنی عبا کا کفن دیا تھا۔ ۱۲

تُؤْفَكُوْنَ ﴿۹۵﴾ فَالِقُ الْاِصْبَاحِ ۚ وَجَعَلَ الَّيْلَ سَكَنًا وَّ

پھر تم کدھر بہکے جارہے ہو اسی کے لیے صبح پو پھٹی اور اُسی نے آرام کے لئے رات اور حساب

الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ حُسْبَانًا ۭ ذٰلِكَ تَقْدِيْرُ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ ﴿۹۶﴾

کیلئے سورج اور چاند بنائے، یہ خدائے غالب و دانا کے مقرر کردہ (اصول) ہیں، اور وہی (خدا) ہے جس

وَهُوَ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ النُّجُوْمَ لِتَهْتَدُوْا بِهَا فِيْ ظُلُمٰتِ

نے تمہارے (نفع کے) واسطے ستارے پیدا کئے تاکہ تم جنگلوں اور دریاؤں کی تاریکی میں ان سے راہ معلوم کرو

الْبَرِّ وَالْبَحْرِ ۭ قَدْ فَصَّلْنَا الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ﴿۹۷﴾ وَهُوَ الَّذِيْ

جو لوگ واقفکار ہیں انکے لیے ہمنے (اپنی قدرت کی) نشانیاں خوب تفصیل سے بیان کردی ہیں اور وہ وہی خدا ہے

اَنْشَاَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ فَمُسْتَقَرٌّ وَّمُسْتَوْدَعٌ ۭ قَدْ

جسنے تمکو گو نکو ایک شخص سے پیدا کیا پھر (ہر شخص کے) قرار کی جگہ (باپ کی پشت) اور سونپنے کی جگہ (ماں کا پیٹ) مقرر ہے ہمنے

فَصَّلْنَا الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّفْقَهُوْنَ ﴿۹۸﴾ وَهُوَ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ

سمجھدار لوگو نکے واسطے (اپنی قدرت کی) نشانیاں خوب تفصیل سے بیان کردی ہیں، اور وہ وہی (قادر و توانا ہے) جس نے آسمان

مِنَ السَّمَاۗءِ مَاۗءً ۚ فَاَخْرَجْنَا بِهٖ نَبَاتَ كُلِّ شَيْءٍ فَاَخْرَجْنَا

سے پانی برسایا پھر ہم ہی نے اُسکے ذریعہ سے ہر چیز کے کونپلے نکالے پھر ہم ہی نے اُن سبز ہری

مِنْهُ خَضِرًا نُّخْرِجُ مِنْهُ حَبًّا مُّتَرَاكِبًا ۚ وَمِنَ النَّخْلِ مِنْ

بھری ٹہنیاں نکالیں کہ اُن میں باہم گتھے ہوئے دانے نکالتے ہیں اور چھوہارے کے بور (منجر) سے

طَلْعِهَا قِنْوَانٌ دَانِيَةٌ وَّجَنّٰتٍ مِّنْ اَعْنَابٍ وَّالزَّيْتُوْنَ

لٹکے ہوئے گچھے (پیدا کئے) اور انگور اور زیتون اور انار کے باغات جو

وَالرُّمَّانَ مُشْتَبِهًا وَّغَيْرَ مُتَشَابِهٍ ۭ اُنْظُرُوْٓا اِلٰى ثَمَرِهٖٓ اِذَآ

باہم صورت میں ایک دوسرے سے ملتے جلتے اور (مزے میں) جُدا جُدا جب یہ پھلے اور

اَثْمَرَ وَيَنْعِهٖ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكُمْ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿۹۹﴾

پکے تو اسکے پھل کی طرف غور تو کرو۔ بیشک اسمیں ایمانداروں کیلئے بہت سی (خدا کی) نشانیاں ہیں۔

وَجَعَلُوْا لِلّٰهِ شُرَكَآءَ الْجِنَّ وَخَلَقَهُمْ وَخَرَقُوْا لَهٗ بَنِيْنَ

اور ان (کمبختوں) نے جنات کو خدا کا شریک بنایا حالانکہ جنات کو بھی خدا ہی نے پیدا کیا اس پر بھی ان

وَبَنٰتٍۢ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۭ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يَصِفُوْنَ ۝۱۰۰

لوگوں نے بے سمجھے بوجھے خدا کیلئے بیٹے بیٹیاں گڑھ ڈالیں جو جو باتیں یہ لوگ (اسکی شانمیں) بیان کرتے

بَدِيْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ اَنّٰى يَكُوْنُ لَهٗ وَلَدٌ وَّلَمْ

ہیں اس سے وہ پاک و پاکیزہ اور برتر ہے سارے آسمان اور زمین کا موجد ہے اسکے کوئی لڑکا کیونکر ہو سکتا ہے جب

تَكُنْ لَّهٗ صَاحِبَةٌ ۭ وَخَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ ۚ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ

اسکو کوئی بی بی ہی نہیں ہے اور اسی نے ہر چیز کو پیدا کیا اور وہی ہر چیز سے خوب واقف

عَلِيْمٌ ۝۱۰۱ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ

ہے (لوگو) وہی اللہ تمہارا پروردگار ہے اسکے سوا اور کوئی معبود نہیں وہی ہر چیز کا پیدا

فَاعْبُدُوْهُ ۚ وَهُوَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ وَّكِيْلٌ ۝۱۰۲ لَا

کرنیوالا ہے تو اسی کی عبادت کرو اور وہی ہر چیز کا نگہبان ہے اس کو آنکھیں نہیں دیکھ سکتیں لہ (نہ دنیا

تُدْرِكُهُ الْاَبْصَارُ ۡ وَهُوَ يُدْرِكُ الْاَبْصَارَ ۚ وَهُوَ

میں نہ آخرت میں) اور وہ (لوگوں کی) نظروں کو خوب دیکھتا ہے اور وہ بڑا باریک بیں خبردار ہے

اللَّطِيْفُ الْخَبِيْرُ ۝۱۰۳ قَدْ جَاۗءَكُمْ بَصَاۗىِٕرُ مِنْ رَّبِّكُمْ ۚ

تمہارے پاس تو سوجھانیوالی چیزیں آچکیں پھر جو دیکھے (سمجھے) تو اپنے دم کیلئے اور جو اندھا بنے تو اس کا

فَمَنْ اَبْصَرَ فَلِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ عَمِيَ فَعَلَيْهَا ۭ وَمَآ اَنَا

ضرر بھی خود اس پر ہے اور (اے رسول ان سے) کہدو کہ میں تم لوگوں کا کچھ نگہبان تو ہوں نہیں اور ہم (اپنی)

عَلَيْكُمْ بِحَفِيْظٍ ۝۱۰۴ وَكَذٰلِكَ نُصَرِّفُ الْاٰيٰتِ وَلِيَقُوْلُوْا

آیتیں یوں الٹ پھیر بیان کرتے ہیں (تاکہ حجت تمام ہو) اور تاکہ وہ لوگ زبانی بھی اقرار کرلیں

دَرَسْتَ وَلِنُبَيِّنَهٗ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ۝۱۰۵ اِتَّبِعْ مَآ اُوْحِيَ

کہ تم نے (قرآن مجید انکے سامنے) پڑھ دیا اور تاکہ جو لوگ جانتے ہیں انکے لئے قرآن کو خوب واضح کرکے بیان کریں جو کچھ تمہارے

لہ کیونکہ دیکھنے کی سب سے بڑی شرط یہ ہے کہ جسم کثیف ہو اور خدا کثیف کیسا جسم ہی نہیں رکھتا نہ شکل رنگ کے غرض نہ اسکے لئے کوئی جہت ہے پھر اس کا دیکھنا کسی طرح ممکن ہی نہیں نہ اس وقت نہ آخرت میں نہ ہم دیکھ سکتے ہیں نہ انبیاء نہ اولیاء کیونکہ وہ دیکھنے کے قابل ہی نہیں۔ ۱۲ خدا کو بھی کوئی دیکھ سکتا ہے

اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ وَاَعْرِضْ عَنِ

پاس تمہارے پروردگار کی طرف سے وحی کی جائے بس اسی کی پیروی کرو اللہ کے سوا کوئی خدا نہیں اور مشرکوں سے کنارہ کش

الْمُشْرِكِيْنَ ﴿۱۰۶﴾ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَآ اَشْرَكُوْا ۭ وَمَا جَعَلْنٰكَ

رہو اور اگر خدا چاہتا تو یہ لوگ شرک ہی نہ کرتے اور ہم نے تمکو ان لوگوں

عَلَيْهِمْ حَفِيْظًا ۚ وَمَآ اَنْتَ عَلَيْهِمْ بِوَكِيْلٍ ﴿۱۰۷﴾ وَلَا تَسُبُّوا

کا نگہبان تو بنایا نہیں ہے اور نہ تم ان کے ذمہ دار ہو اور یہ (مشرکین) جنکی اللہ کے سوا (خدا

الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَيَسُبُّوا اللّٰهَ عَدْوًۢا

سمجھ کر) عبادت کرتے ہیں انھیں تم برا نہ کہا کرو ورنہ یہ لوگ بھی خدا کو بے سمجھے عداوت سے برا (بھلا کہنے) بیٹھیں

بِغَيْرِ عِلْمٍ ۭ كَذٰلِكَ زَيَّنَّا لِكُلِّ اُمَّةٍ عَمَلَهُمْ ۠

گے اور لوگ اپنی خواہش نفسانی کے (اسطرح) پابند ہوئے کہ گویا ہمنے خود ہر گروہ کے اعمال انکو سنوار کر اچھے کر دکھائے

ثُمَّ اِلٰى رَبِّهِمْ مَّرْجِعُهُمْ فَيُنَبِّئُهُمْ بِمَا كَانُوْا

پھر انہیں تو آخر کار اپنے پروردگار کی طرف لوٹ کر جانا ہے تب دنیا میں جو کچھ کر رہے تھے

يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۰۸﴾ وَاَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ لَئِنْ

خدا انھیں بتا دیگا اور ان لوگوں نے خدا کی سخت سخت قسمیں[1] کھائیں کہ اگر انکے

جَاۗءَتْهُمْ اٰيَةٌ لَّيُؤْمِنُنَّ بِهَا ۭ قُلْ اِنَّمَا الْاٰيٰتُ عِنْدَ

پاس کوئی معجزہ آئے تو وہ ضرور اس پر ایمان لائیں گے (اے رسول تم) کہو کہ معجزے تو بس خدا ہی کے

اللّٰهِ ۭ وَمَا يُشْعِرُكُمْ ۙ اَنَّهَآ اِذَا جَاۗءَتْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۰۹﴾

پاس ہیں اور تمھیں کیا معلوم یہ یقینی بات ہے کہ جب معجزہ بھی آئیگا تو بھی یہ ایمان نہ لائیں گے

وَنُقَلِّبُ اَفْـِٕدَتَهُمْ وَاَبْصَارَهُمْ كَمَا لَمْ يُؤْمِنُوْا بِهٖٓ

اور ہم انکے دل اور ان کی آنکھیں الٹ پلٹ دینگے جس طرح یہ لوگ قرآن پر پہلی مرتبہ ایمان نہیں

اَوَّلَ مَرَّةٍ وَّنَذَرُهُمْ فِيْ طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُوْنَ ﴿۱۱۰﴾ ع

لائے اور ہم انہیں انکی سرکشی کی حالت میں چھوڑ دیں گے کہ سرگرداں رہیں۔

[1] ایک مرتبہ کفار قریش نے حضرت رسول سے کہا آپ خود کہتے ہیں کہ موسیٰ نے پتھر سے چشمے نکالے عیسیٰ نے مردے زندہ کیے صالح نے پہاڑ سے اونٹنی نکالی، بھلا آپ بھی تو کچھ دکھلایئے آپ نے پوچھا تم لوگ کیا چاہتے ہو وہ لوگ بولے کوہ صفا سونے کا ہو جائے آپ نے پوچھا اگر ہو جائے تو ایمان لاؤ گے وہ بولے ضرور اور اس پر سخت سے سخت قسمیں بھی کھائیں یہ سن کر آپ دعا کرنا چاہتے ہی تھے کہ جبرئیل نازل ہوئے اور خدا کا پیغام پہنچایا کہ میں تمھاری دعا سے اس پہاڑ کو سونا بنا دونگا مگر یہ یاد رہے کہ اگر یہ لوگ اس پر بھی ایمان نہ لائے تو سخت سے سخت عذاب نازل کر کے ان کی بیخکنی کر دونگا اب تم جس کو چاہو اختیار کرو۔ آپ نے ان کی حالت پر غور کر کے اس سے درگذر کی۔ ۱۲